”رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝“

(اے رب! میرے علم میں اضافہ کر)

علمِ دین

اور

ہمارے بچّے

جمع و ترتیب

ارائینِ نظام ایجوکیشن سوسائٹی (رجسٹرڈ)



کتاب کا نام ...... علمِ دین اور ہمارے بچّے

اشاعتِ اوّل ...... اپریل ۲۰۰۱ء

اشاعتِ دوم ...... ستمبر ۲۰۰۵ء

تعداد ...... پانچ ہزار (۵۰۰۰)

کمپوزنگ ...... فاروقِ اعظم کمپوزرز کراچی

جمع وترتیب ...... اراکینِ نظام ایجوکیشن سوسائٹی (رجسٹرڈ)

ناشر ...... نظام ایجوکیشن سوسائٹی (رجسٹرڈ)

1225/15 دستگیر سوسائٹی

فیڈرل بی ایریا، کراچی۔ پاکستان

فون نمبر: (92-21)6337803

یہ کتابچہ پہلے ''تعلیم القرآن'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے، مگر اب اس کتابچہ کا نام ......

''علمِ دین اور ہمارے بچّے''

......کر دیا گیا ہے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

محسنِ انسانیت، فخرِ موجودات، وجہِ کائنات، سردارِ انبیاء، نبی آخر الزماں، رحمۃٌ لِّلعٰلمین، حضرت محمدِ مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام جن کی مبارک محنت اور تبلیغ سے ظلمت اور تاریکی میں جکڑی ہوئی انسانیت کو راہِ ہدایت اور ایمان کی روشنی عطا ہوئی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ اوّل

اس کتاب کو خالص تبلیغ و ترغیب اور رضائے الٰہی کے نقطۂ نظر سے ترتیب دیا گیا ہے۔

مغربی تہذیب و تمدن نے مسلمانوں کو چاروں طرف سے اپنے شکنجہ میں جکڑ لیا ہے، جس سے بڑوں اور بچوں سب کے brain wash ہو رہے ہیں، مسلمان اپنی شناخت بھولتے جا رہے ہیں اور اکثریت کے دماغ پر مغربیت چھائی جا رہی ہے۔

وقت کا تقاضہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کو دنیا کے ساتھ ساتھ دین کی طرف بھی راغب کریں اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہم اپنے ننھے منے بچوں کے لئے ایسا ماحول اور نصاب فراہم کریں جس سے وہ اس حقیقت سے آشنا ہوں کہ ہم اس فانی دنیا میں کس لئے آئے ہیں؟ کیا کرنے آئے ہیں؟ اور کیا کر کے واپس جائیں گے؟؟؟ اسی ضرورت کے پیشِ نظر یہ کتاب مرتب کی گئی ہے۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ طیبہ کو قرآنِ حکیم کا عملی نمونہ بنا کر امت کے سامنے پیش کیا، ہمارے لئے اس پر عمل کرنا بہت آسان بنا دیا اور ہمیں صرف ایک خدائے بزرگ و برتر کی بندگی میں رہنے کا قرینہ سکھا دیا۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازیں، تمام پڑھنے اور پڑھانے والوں کے لئے نافع، والدین کی مغفرت اور ہم سب کے لئے آخرت میں ذریعہ نجات بنائیں۔ (آمین)

اراکینِ نظام ایجوکیشن سوسائٹی (رجسٹرڈ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سعید احمد جلالپوری
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراتشی ٥ - پاکستان

کسی ماحول و معاشرہ کی تبدیلی کے لیے عموماً دو چیزوں پر محنت زود اثر اور نتیجہ خیز ہوا کرتی ہے۔ ایک خواتین کی ذہن سازی اور دوسرے وہاں کے نظام تعلیم میں انقلاب کی سعی و کوشش۔ چنانچہ اقوامِ عالم کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو جگہ جگہ اس کے مظاہر نظر آئیں گے۔ ہمارے موجودہ معاشرہ کی ابتری اور بے دینی و بے راہ روی کی ایک وجہ ہمارے عصری اداروں اور ان کے نصابِ تعلیم کی مادر پدر آزادی ہے۔ پیشِ نظر مجالہ "علم دین اور ہمارے بچے" میں اسی کمی کو دور کرنے کی سعی و کوشش کی گئی ہے۔ جسے ہمارے رفیق کار مولانا عبدالمجید صاحب نے از اول تا آخر اور جستہ جستہ دیکھا ہے۔ امید ہے ابتدائی درجات میں اسی نصاب کے پڑھانے سے معصوم بچے کسی قدر دینیات سے آگاہ ہو جائیں گے۔ اور بے دینی کے سیلاب سے بچاؤ کی شکل پیدا ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کو نافع و مفید بنائے آمین۔

والسلام

سعید احمد

۲۲/۳/۲۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

حضرت اقدس مولانا سعید احمد جلالپوری صاحب دامت برکاتہم

جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی

کسی ماحول و معاشرہ کی تبدیلی کے لئے عموماً دو چیزوں پر محنت زود اثر اور نتیجہ خیز ہوا کرتی ہے۔ ایک خواتین کی ذہن سازی اور دوسرے وہاں کے نظامِ تعلیم میں انقلاب کی سعی و کوشش۔ چنانچہ اقوامِ عالم کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو جگہ جگہ اس کے مظاہر نظر آئیں گے۔ ہمارے موجودہ معاشرہ کی ابتری اور بے دینی و بے راہ روی کی ایک وجہ ہمارے عصری اداروں اور ان کے نصابِ تعلیم کی مادر پدر آزادی ہے۔ پیشِ نظر عجالہ ''علم دین اور ہمارے بچے'' میں اس کمی کو دور کرنے کی سعی و کوشش کی گئی ہے۔ جسے ہمارے رفیق کار مولانا محمد اعجاز صاحب نے از اول تا آخر اور میں نے جستہ جستہ دیکھا ہے، امید ہے ابتدائی درجات میں اس نصاب کے پڑھانے سے معصوم بچے کسی قدر دینیات سے آگاہ ہو جائیں گے۔ اور بے دینی کے سیلاب سے بچاؤ کی شکل پیدا ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کو نافع و مفید بنائے آمین۔

والسلام

سعید احمد

۲۲/۳/۱۴۳۶ھ

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسمائے حسنیٰ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے اسمائے حسنیٰ کے حوالہ سے دعا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کی تعداد ننانوے ذکر فرمائی گئی ہے اور ان کے متعلق رَحۡمَةٌ لِّلۡعَالَمِیۡن صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی منقول ہے کہ:

”جو بھی شخص ان اسمائے حسنیٰ کو خوب اچھی طرح یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔“ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، ابن حبان)

یہ بات ذہن نشین رہے کہ وِرد چاہے اسمائے حسنیٰ کا ہو یا قرآنی آیات وغیرہ کا، اس کا اثر اسی وقت ظاہر ہوتا ہے جب وِرد کرنے والا اس کا اہل ہو۔ اہلیت کی چند نشانیاں مندرجہ ذیل ہیں:

- وِرد کرنے والا ظاہراً اور باطناً مسلمان ہو۔
- اس کا عقیدہ صحیح ہو۔
- یقین میں پختہ ہو، متذبذب نہ ہو۔
- اکلِ حلال اور صدقِ مقال پر کاربند ہو۔
- کسی بھی کبیرہ گناہ کا مرتکب نہ ہو اور صغیرہ گناہ پر مصر نہ ہو۔
- ظالم و جابر نہ ہو۔
- خائن اور بددیانت نہ ہو۔

* مخلوقِ خدا کا ہمدرد ہو۔
* مغرور اور متکبر نہ ہو۔
* خلقِ خدا کی ایذا رسانی کا کوئی عمل وغیرہ نہ کرتا ہو۔

اسمائے حسنیٰ پڑھنے کا طریقہ

تحریر میں تو اسمائے حسنیٰ بحساب شمار لکھے گئے ہیں، مگر جب ان کو پڑھنے کا ارادہ ہو تو یوں شروع کریں۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَلْمَلِكُ ....

آخر تک مسلسل پڑھتے جائیں۔ ہر اسم کے آخری حرف پر پیش پڑھیں اور اسے آگے والے اسم سے ملا کر پڑھیں۔ جس اسم پر سانس ٹوٹ جائے اس کو نہ ملائیں۔ اس سے آگے کا اسم لفظ ”اَلْ“ کے ساتھ شروع کریں۔ اور اگر کسی خاص اسم کا وظیفہ پڑھنا ہو تو اس کے شروع میں لفظ ”یَا“ کا اضافہ کر کے پڑھیں۔ جیسے ”یَاسَلَامُ“.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسمائے حسنیٰ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

الرَّحْمٰنُ نہایت مہربان	الرَّحِیْمُ بہت رحم والا	المَلِكُ بادشاہ
القُدُّوْسُ ہر عیب سے پاک	السَّلَامُ ہر آفت سے سلامت رکھنے والا	المُؤْمِنُ امن دینے والا

الْمُهَيْمِنُ نگہبانی کرنے والا	الْعَزِيْزُ زبردست	الْجَبَّارُ خرابی کا درست کرنے والا
الْمُتَكَبِّرُ بہت بڑائی والا	الْخَالِقُ پیدا فرمانے والا	الْبَارِئُ ٹھیک ٹھیک بنانے والا
الْمُصَوِّرُ صورت بنانے والا	الْغَفَّارُ بہت بخشنے والا	الْقَهَّارُ بہت غلبہ والا
الْوَهَّابُ بہت دینے والا	الرَّزَّاقُ بہت روزی دینے والا	الْفَتَّاحُ بڑا فیصلہ کرنے والا
الْعَلِيْمُ بہت جاننے والا	الْقَابِضُ روزی وغیرہ تنگ کرنے والا	الْبَاسِطُ فراخ کرنے والا
الْخَافِضُ پست کرنے والا	الرَّافِعُ بلند کرنے والا	الْمُعِزُّ عزت دینے والا
الْمُذِلُّ ذلت دینے والا	السَّمِيْعُ سننے والا	الْبَصِيْرُ دیکھنے والا
الْحَكَمُ اٹل فیصلہ والا	الْعَدْلُ صحیح انصاف کرنے والا	اللَّطِيْفُ بھیدوں کا جاننے والا
الْخَبِيْرُ پوری طرح خبر رکھنے والا	الْحَلِيْمُ بردبار	الْعَظِيْمُ عظمت والا
الْغَفُوْرُ خوب گناہ بخشنے والا	الشَّكُوْرُ قدردان تھوڑے پر بہت دینے والا	الْعَلِيُّ بلند مرتبے والا

الکبیر بہت بڑا	الحفیظ حفاظت کرنے والا	المقیت خوراکیں پیدا فرمانے والا اور سب کو پہنچانے والا
الحسیب حساب کرنے والا	الجلیل بڑی بزرگی والا	الکریم بے مانگے عطا فرمانے والا
الرقیب نگران	المجیب دعاؤں کو قبول فرمانے والا	الواسع وسعت والا
الحکیم بڑا حکمت والا	الودود بڑی محبت والا	المجید بڑی بزرگی والا
الباعث زندہ کرکے قبروں سے اٹھانے والا	الشہید حاضر وموجود	الحق اپنی سب صفات کے ساتھ ثابت
الوکیل کام بنانے والا	القوی قوت والا	المتین نہایت قوت والا
الولی کارساز	الحمید تعریف کا مستحق	المحصی خوب اچھی طرح شمار رکھنے والا
المبدئ پہلی بار پیدا کرنے والا	المعید دوسری بار پیدا کرنے والا	المحیی زندہ کرنے والا
الممیت موت دینے والا	الحی ہمیشہ زندہ	القیوم سب کی ہستی قائم رکھنے والا
الواجد بالفعل ہر کمال سے متصف	الماجد بزرگی والا	الواحد ایک

الصَّمَدُ بے نیاز	القَادِرُ بہت زیادہ قدرت والا	المُقتَدِرُ بہت زیادہ قدرت والا
المُقَدِّمُ آگے بڑھانے والا	المُؤخِّرُ پیچھے ہٹانے والا	الأوَّلُ سب سے اوّل
الآخِرُ سب سے آخر	الظَّاهِرُ آشکارا	البَاطِنُ پوشیدہ
الوَالِي پوری کائنات کا متولی	المُتَعَالِ مخلوق کی صفات سے برتر	البَرُّ بہت بڑا محسن
التَّوَّابُ بہت توبہ قبول فرمانے والا	المُنتَقِمُ انتقام لینے والا	العَفُوُّ معاف فرمانے والا
الرَّؤُوفُ بہت شفقت رکھنے والا	مَالِكُ المُلْكِ پورے ملک کا مالک	ذُو الجَلَالِ وَالإكْرَامِ بزرگی اور بخشش والا
الجَامِعُ سب کو جمع کرنے والا	الغَنِيُّ سب سے بے نیاز	المُغْنِي دوسروں کو غنی بنانے والا
المَانِعُ روکنے والا	الضَّارُّ نفع پہنچانے والا	النُّورُ سب کو روشن کرنے والا
الهَادِي ہدایت دینے والا	البَدِيعُ بے مثل پیدا فرمانے والا	المُقْسِطُ بڑا انصاف والا
الضَّارُّ نقصان پہنچانے والا	البَاقِي ہمیشہ رہنے والا	الوَارِثُ سب کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا
الرَّشِيدُ ہدایت والا	الصَّبُورُ بہت برداشت کرنے والا	جَلَّ جَلَالُهُ

احادیثِ مبارکہ

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”مَنْ حَفِظَ علٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِیْهًا وَکُنْتُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَافِعًا وَّشَهِیْدًا.“ (مشکوٰۃ:۳۶)

تَرجَمۃ: ”جو شخص میری اُمت کو فائدہ پہنچائے کہ اَمرِ دین کی چالیس حدیثیں یاد (محفوظ) کر لے تو اللہ تعالیٰ قیامت میں اُسے فقیہ (لوگوں میں) اٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اس کا شفاعت کرنے والا اور (اس کی اطاعت پر) گواہ بنوں گا۔“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ طیبہ کی خدمت سرمایۂ نجات وسعادتِ کبریٰ اور خیرِ کثیر کا موجب ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه، اُمتِ مرحومہ نے کسی دور میں اس سے تغافل نہیں کیا، اور ہر دور میں مختلف حیثیتوں سے حدیثِ پاک کی تعلیم وتبلیغ، جمع و تدوین کی خدمت تسلسل کے ساتھ جاری رہی، جاری ہے اور انشا اللہ تا قیامت جاری رہے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَرجَمۃ: ”اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو تر و تازہ رکھے جس نے مجھ سے کوئی بات سنی پھر اسے اسی طرح آگے پہنچا دیا جیسے سنا تھا۔ پس بہت سے پہنچائے جانے والے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں سننے والوں سے۔“ (ترمذی)

چہل حدیث کے حفظ وتبلیغ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص اجر وانعام کی خوش خبری دی ہے، اس لئے متقدمین ومتاخرین علماء نے بے شمار ”اربعین“ لکھی ہیں جن کی تعداد سینکڑوں سے یقیناً متجاوز ہوگی۔

صحاح ستہ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ کے نصاب) حدیثِ پاک کی وہ مشہور کتب ہیں جو ایک عرصے سے مدارسِ دینیہ کے درسِ نظامی میں شامل ہیں، جو باجماعِ محدثین، کتبِ حدیث میں سب سے مستند اور اعلیٰ مجموعہ ہے اور انشاءاللہ مقبول عنداللہ بھی ہے۔ (ماخذ۔ زادالخلیل)

صحاح ستہ میں سے صرف چالیس احادیث معانی کے ساتھ پیش کی جارہی ہیں، تاکہ ہم ان کو آسانی سے یاد کرسکیں اور دوسروں کو یاد کرواسکیں۔ اور کوشش کریں کہ یہ احادیث ہماری زندگیوں میں انقلاب کا سبب بنیں اور ہم سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال سکیں۔

احادیثِ مبارکہ

❶ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ." (ترمذی)

تَرجَمَہ: "بات چیت سے پہلے سلام کرنا چاہیے۔"

❷ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ صَمَتَ نَجَا." (ترمذی)

تَرجَمَہ: "جو چپ رہا وہ نجات پا گیا۔"

❸ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "صَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا." (مسلم)

تَرجَمَہ: "نماز کو اس کے وقت پر قائم کرو۔"

❹ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ." (مسلم)

تَرجَمَہ: "صفائی ایمان کا حصہ ہے۔"

❺ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ." (متفق علیہ)

تَرجَمہ: "اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔"

❻ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلدِّيْنُ اَلنَّصِيْحَةُ." (بخاری)

تَرجَمہ: "دین خیر خواہی کا نام ہے۔"

❼ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ." (مشکوٰۃ)

تَرجَمہ: "ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔"

❽ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ." (بخاری)

تَرجَمہ: "ہر نیک کام صدقہ ہے۔"

❾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ." (ابوداؤد)

تَرجَمہ: "ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔"

❿ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ." (مشکوٰۃ)

تَرجَمہ: "موت کی تمنا مت کرو۔"

⓫ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلصَّبْحَةُ تَمْنَعُ الرِّزْقَ." (ترمذی)

تَرجَمہ: "صبح کا سونا روزی کو روکتا ہے۔"

⓬ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

نَمَّامٌ." (متفق علیہ)

تَرجَمہ: "چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔"

۱۳ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "لَایَدْ خُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ." (بخاری ومسلم)

تَرجَمہ: "خاندانی رشتوں کا کاٹنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔"

۱۴ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "لَقَدْ اَکْثَرْتُ عَلَیْکُمْ فِی السِّوَاکِ." (بخاری مسلم)

تَرجَمہ: "میں تمہیں مسواک کرنے کی بہت تاکید کرتا ہوں۔"

۱۵ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ." (مسلم)

تَرجَمہ: "دنیا مؤمن کے لئے قیدخانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔"

۱۶ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "لِلْجَارِ حَقٌّ." (ابوداؤد)

تَرجَمہ: "پڑوسی کا (بھی) حق ہے۔"

۱۷ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ."

(مشکوٰۃ)

تَرجَمہ: "نیک کام میں جلدی کرو۔"

۱۸ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنَّا." (مسلم)

تَرجَمہ: "جس نے دھوکہ بازی کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

۱۹ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَّایَرْحَمُ النَّاسَ." (متفق علیہ)

ترجمہ: ”نہیں رحم کرتا اللہ اس پر، جو نہیں رحم کرتا لوگوں پر۔“

۲۰ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”اِذَا اَسَأْتَ فَاَحْسِنْ.“ (ابوداؤد)

ترجمہ: ”جب تو کوئی برائی کرے تو پھر نیکی کرلیا کر۔“

۲۱ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَان.“ (ابوداؤد)

ترجمہ: ”سادگی ایمان کی علامت ہے۔“

۲۲ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”اَلرَّاشِىْ وَالْمُرْتَشِىْ كِلٰهُمَا فِى النَّارِ.“ (مسلم)

ترجمہ: ”رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں دوزخ میں جائیں گے۔“

۲۳ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”خَيْرُكُمْ مَنْ تعلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ.“ (ابن ماجہ)

ترجمہ: ”تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو خود قرآن سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔“

۲۴ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”خَيْرُ النَّاسِ مَنْ طَالَ عُمْرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ.“ (ترمذی)

ترجمہ: ”سب سے اچھا وہ شخص ہے جس کی عمر دراز ہو اور عمل نیک ہوں۔“

۲۵ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ.“ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: ”قبر کا عذاب برحق ہے۔“

۲۶ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ.“ (ابن ماجہ)

ترجمہ: ”(گناہوں پر) شرمندہ ہونا توبہ ہے۔“

۲۷ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ”لَا تَأْتُوا الْکُھَّانَ.“ (صحیح مسلم)

ترجمہ: ”غیب کی باتیں بتلانے والوں کے پاس مت جایا کرو۔“

۲۸ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ”اَلْعَیْنَانِ زِنَا ھُمَا اَلنَّظْرُ.“ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: ”دونوں آنکھوں کا زنا نامحرم کی طرف نظر کرنا ہے۔“

۲۹ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ”بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً.“ (بخاری)

ترجمہ: ”میری طرف سے پیغام پہنچاتے رہو خواہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔“

۳۰ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ”اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ.“ (ترمذی)

ترجمہ: ”دعا عبادت کا مغز اور خلاصہ ہے۔“

۳۱ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ”لَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا.“ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: ”میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔“

۳۲ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ”اَلْغِنَا غِنَی النَّفْسِ.“ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: ”حقیقی غنا دل کا غنی ہونا ہے۔“

۳۳ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ”اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ.“ (بخاری)

ترجمہ: ''انسان (قیامت کے روز) اس کے ساتھ ہوگا جس سے دنیا میں محبت کرتا ہوگا۔''

۳۴ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ''اَلْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ.'' (مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، احمد، دارمی)

ترجمہ: ''اور قرآن تمہارے حق میں حجت ہوگا یا تمہارے خلاف حجت ہوگا۔''

۳۵ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ''اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُؤْكِلَهٗ.'' (مسلم)

ترجمہ: ''سود کھانے والے اور کھلانے والے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔''

۳۶ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ''اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ.'' (ابوداؤد)

ترجمہ: ''جب تم میں سے کسی کو غصہ آجائے تو خاموش ہوجائے۔''

۳۷ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ''بِسَمِّ اللّٰهِ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ.'' (متفق علیہ)

ترجمہ: ''کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔''

۳۸ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ''اِعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ.'' (بخاری)

ترجمہ: ''اپنی اولاد کے درمیان انصاف کیا کرو۔''

۳۹ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ''اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتُ.'' (ترمذی)

ترجمہ: ''لذتوں کے توڑنے والی یعنی موت کو بکثرت یاد کیا کرو۔''

۴۰ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ." (متفق علیہ)

تَرجَمہ: "تم سب نگران ہو اور تم سب سے اپنی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔"

درود شریف

صَلٰوۃُ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا مطلب:

علماء نے کہا ہے کہ اللہ کی صلوٰۃ، رحمت بھیجنا اور فرشتوں کی صلوٰۃ استغفار کرنا اور مؤمنین کی صلوٰۃ دعا کرنا ہے۔

صلوۃ وسلام کے بارے میں فقہا کا مسلک:

اُمت کے فقہا تقریباً اس بات پر متفق ہیں کہ سورۂ احزاب کی آیت:

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝﴾ (الاحزاب: ۵۶)

تَرجَمہ: "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر، اے ایمان والو! رحمت بھیجو اس پر اور سلام بھیجو سلام کہہ کر۔"

اس حکم کی تعمیل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر زندگی میں ایک بار تو صلوٰۃ وسلام بھیجنا ہر مسلمان پر اسی طرح فرض ہے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دینا، جس کے لئے کسی وقت اور تعداد کا تعین نہیں کیا گیا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ایک روایت کے مطابق امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اس

کے قائل ہیں۔ خاص طور سے ہر نماز کے قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا ان کے نزدیک واجبات نماز سے ہے۔ اگر نہ پڑھا تو ان ائمہ کے نزدیک نماز ہی نہ ہوگی۔

درود شریف کی امتیازی خاصیت:

اس مادی دنیا میں جس طرح مختلف غذاؤں، پھلوں اور پھولوں وغیرہ میں الگ الگ رنگ، خوشبوئیں اور لذتیں حق تعالیٰ شانہٗ نے رکھی ہیں، اسی طرح مختلف عبادات اور اذکار و دعوات کے الگ الگ خواص و برکات والوان ہیں۔ خلوصِ نیت سے درود شریف کی کثرت کرنے کا عمل، اتباع سنت، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی قرب، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی شفقت وعنایت حاصل ہونے کا خاص الخاص وسیلہ ہے۔

بعض احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہر اُمتی کا درود وسلام اس کے نام اور ولدیت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا جاتا ہے اور اس کے لئے فرشتوں کا ایک پورا عملہ ہے۔

”دنیا میں کہیں بھی درود پڑھا جائے ملائکہ کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچتا ہے۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جو دنیا میں چکر لگاتے رہتے ہیں اور میرے اُمتیوں کا سلام و درود مجھے پہنچاتے ہیں۔“ (نسائی، دارمی)

طبرانی نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ صلوٰۃ و سلام پہنچانے والا فرشتہ، صلوٰۃ وسلام بھیجنے والے اُمتی کا نام اس کی ولدیت کے ساتھ ذکر کرتا ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرتا ہے۔

”يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَيْكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ“

تَرجَمَہ: ”اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فلاں جو بیٹا ہے یا بیٹی ہے فلاں کی اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہے۔“

کتنی خوش قسمتی اور کتنا ارزاں سودا ہے کہ جو اُمتی اخلاص کے ساتھ صلوۃ وسلام عرض کرتا ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کے نام اور ولدیت کے ساتھ فرشتے کے ذریعہ پہنچا دیا جاتا ہے۔

درود وسلام اگرچہ بظاہر حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں اللہ تعالیٰ سے ایک دُعا ہے اور عام طور پر دوسرے کے لئے دعا کرنے کا مقصد اس کو نفع پہنچانا ہوتا ہے، لیکن یہاں صورتِ حال اس کے برعکس ہے۔ ہماری دعاؤں کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا حاجت؟ بادشاہوں کو فقیروں، مسکینوں کے تحفوں اور ہدایا کی کیا ضرورت؟ اُمتی کی کیا طاقت کہ سیّد الانبیا کی بارگاہ میں ان کے رُتبہ کے لائق تحائف پیش کر سکے؟ بلکہ اللہ جلّ شانہٗ کی بارگاہ میں ان کے بتائے ہوئے طریقہ کے موافق (درود وسلام سے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا کرنے کا نفع ہماری اپنی ہی ذات کو ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا وثوابِ آخرت اور رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی قرب، اور ان کی خاص نظرِ عنایت ہوتی ہے۔ اور درود وسلام پڑھنے والے کا بھی اصل مقصد بس یہی ہوتا ہے۔

فضائل و برکات:

* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تَرجَمَہ: ”جو بندہ مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔“ (صحیح مسلم)

* حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ”جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے اور اس کی دس خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔“ (سنن نسائی)

مسلمانوں کی کوئی نشست ذکر اللہ اور صلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی نہ ہونی چاہیئے۔

درود شریف کی کثرت قیامت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کا وسیلہ ہے۔

اپنے مقاصد و مسائل کے لئے دعاؤں کی جگہ بھی درود شریف ہی پڑھتے رہنے سے مسائل غیب سے حل ہو جاتے ہیں۔ (ماخذ۔ زاد الخلیل)

درود شریف

١. صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
٢. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ.
٣. صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ط.
٤. صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ.
٥. صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ.
٦. وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ.
٧. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ.
٨. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَآلِهٖ وَسَلِّمْ.
٩. صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ.

⑩ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

⑪ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ.

⑫ جَزَى اللّٰهُ تَعَالٰى عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ اَهْلُهٗ.

⑬ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

⑭ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

⑮ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ.

⑯ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ؕ.

⑰ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ اَكْرَمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ.

⑱ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ.

⑲ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْمُجْتَبٰى وَرَسُوْلِكَ الْمُرْتَضٰى وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

⑳ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَحَبِيْبِنَا وَمَحْبُوْبِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ.



مسنون دعائیں

دعا کی فضیلت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اول تو یہ فرمایا کہ دعا عبادت ہی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ مؤمن (رکوع ٦) کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ۝﴾

ترجمہ: ”اور فرمایا تمہارے پروردگار نے مجھے پکارو! میں تمہاری درخواست قبول کروں گا۔ بے شک جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلت کی حالت میں جہنم میں داخل ہوں گے۔“

دعا میں بندہ اپنی عاجزی اور حاجت مندی کا اقرار کرتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی دینے والا ہے۔ وہ قادر ہے، کریم ہے، جتنا چاہے دے سکتا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے۔

اس کے برعکس جو شخص دعا سے گریز کرتا ہے وہ اپنی حاجتمندی کے اقرار کو خلافِ شان سمجھتا ہے۔ چونکہ اس کے طرزِ عمل میں تکبر ہے اور وہ اپنی بے نیازی کا دعویدار ہے اس لئے اللہ جلّ شانہٗ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگوں کے لئے داخل دوزخ ہونے کی وعید ہے۔

* ترجمہ: ”فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے نزدیک (عبادات میں) کوئی چیز دعا سے بڑھ کر بزرگ و برتر نہیں ہے۔“ (ترمذی، ابن ماجہ)

* ترجمہ: ”اور فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوتا ہے۔“ (ترمذی، حاکم)

* ترجمہ: ”اور فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات خوش کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا سختیوں اور بے چینیوں میں قبول کرے، اسے چاہئے کہ خوشحالی کے وقت کثرت سے دعا کرے۔“ (ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

* ترجمہ: ”اور فرمایا کہ دعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔ اور دین کا ستون ہے۔ اور آسمان اور زمین کا نور ہے۔“ (حاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

* ترجمہ: ”فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بھی مسلمان کسی سوال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے چہرہ کو اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا سوال ضرور پورا فرما دیتا ہے۔ یا تو اس کو اسی دنیا میں اس کے سوال کے مطابق عنایت فرما دیتا ہے اور یا اس دعا کو اس کے لئے (آخرت کا) ذخیرہ بنا دیتا ہے۔“

(ماخذ۔ الحصن حصین)

دعا کے آداب

❶ کھانے پینے، پہننے اور کمانے میں حرام چیزوں سے پرہیز کرنا۔

(مسلم، ترمذی، عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

❷ اخلاص کا ہونا۔ (حاکم)

❸ دعا سے پہلے کچھ نیک عمل کرنا اور سختی کے وقت اپنے نیک عمل کا ذکر کرنا۔

(مسلم، ترمذی، ابوداؤد، عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

❹ صاف اور پاک ہونا۔ (سنن اربعہ، ابن حبان، حاکم، عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

❺ باوضو ہونا۔ (صحاح ستہ عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

❻ قبلہ رخ ہونا۔ (صحاح ستہ عن عبداللہ بن زید بن عاصم المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

❼ (دعا سے پہلے) نماز پڑھنا۔

(سنن اربعہ، ابن حبان، حاکم عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

❽ دو زانوں بیٹھنا۔ (ابو عوانہ، عن عامر بن خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

❾ دعا کے اول و آخر اللہ کی حمد و ثنا کرنا۔ (صحاح ستہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

❿ اسی طرح (یعنی اول و آخر میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا۔

(ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم)

⓫ دونوں ہاتھوں کا پھیلانا۔ (ترمذی، حاکم عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

⓬ دونوں ہاتھوں کا اٹھانا۔ (صحاح ستہ عن ابی حمید الساعدی وانس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

⓭ ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اٹھانا۔ (ابو داؤد، احمد، حاکم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

⓮ دونوں ہاتھوں کو کھلا رکھنا۔ (مصنف نے کتاب کا نام نہیں لکھا)

⓯ دعا مانگتے وقت باادب رہنا۔ (مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

⓰ عاجزی کرنا۔ (ابن ابی شیبہ عن مسلم بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

⓱ فروتنی اور عاجزی کے ساتھ ذلت و مسکنت کا اظہار کرنا۔

(ترمذی عن الفضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

⓲ دعا کے وقت اپنی نگاہ آسمان کی طرف نہ اٹھانا۔

(مسلم، نسائی، عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

⓳ اللہ تعالیٰ سے اس کے اسمائے ذاتی اور صفاتی کا واسطہ دے کر دعا مانگنا۔

(ابن حبان، حاکم، عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

⓴ دعا میں بتکلّف قافیہ بندی سے پرہیز کرنا۔ (بخاری عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

㉑ دعا میں گانے کا طرز اختیار نہ کرنا۔ (مصنف نے کتاب کا نام نہیں لکھا)

㉒ انبیائے کرام علیہم السلام کے وسیلے سے دعا مانگنا۔

(بخاری، بزاز، حاکم عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۳ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا واسطہ دے کر دعا کرنا۔

(بخاری عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۴ آواز پست کرنا۔ (صحاح ستہ، عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۵ گناہ کا اعتراف کرنا۔ (صحاح ستہ عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

۲۶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کو اختیار کرنا جو کہ صحیح سندوں سے مروی ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دوسرے کے الفاظِ دعا اختیار کرنے کی کوئی حاجت باقی نہیں رکھی۔ (ابوداؤد، نسائی، عن ابی بکرا لثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۷ جامع دعائیں اختیار کرنا۔ (ابوداؤد عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

۲۸ اپنی ذات سے دعا کی ابتداء کرنا اور اپنے والدین اور مومن بھائیوں کے لئے دعا کرنا۔ (مسلم عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ وام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

۲۹ اگر امام ہو تو تنہا اپنے لئے دعا نہ مانگنا۔

(ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۰ عزم و یقین کے ساتھ دعا مانگنا۔ (صحاح ستہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۱ انتہائی رغبت واشتیاق سے دعا مانگنا۔ (ابن حبان، ابوعوانہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۲ کوشش و محنت سے حضورِ قلب کے ساتھ تہہِ دل سے دعا کرنا اور اچھی امید رکھنا۔ (حاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۳ ایک دعا بار بار مانگنا۔ (بخاری، مسلم، عن جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہما)
جو کہ کم از کم تین بار ہو۔ (ابوداؤد ابن السنی، عن ابوامیتہ المخز ومی رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

۳۴ دعا میں اصرار ومبالغہ کرنا۔ (نسائی، حاکم، ابوعوانہ عن عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

۳۵ گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرنا۔ (مسلم وترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۶ کسی ایسی چیز کی دعا نہ کرنا جس کے بارے میں کسی ایک جانب کا فیصلہ ہو چکا ہو (جو عادتاً بدلتا نہیں ہے)۔ (نسائی عن ابی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۷ کسی محال حقیقی کی یا اس طرح کی کسی چیز کا سوال نہ کرنا جو عادتاً محال ہو۔

(بخاری عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۸ رحمتِ خداوندی کو تنگ نہ کرنا۔

(بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۹ اپنی تمام حاجتیں مانگنا۔ (ابن حبان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۴۰ دعا کرنے والے اور سننے والے کا آمین کہنا۔

(بخاری مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۴۱ دعا سے فارغ ہونے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کا منہ پر پھیرنا۔

(ابوداؤد ترمذی، ابن حبان، ابن ماجہ، حاکم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۴۲ جلد بازی نہ کرنا۔ یعنی دعا کی قبولیت کا اثر جلد نہ ظاہر ہو تو نا امید نہ ہو اور دعا کرنا چھوڑ نہ دے اور یوں نہ کہے کہ میں نے دعا کی وہ قبول نہ ہوئی۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

دعا قبول ہونے کے اوقات

جن اوقات میں دعا قبول ہونے کی زیادہ امید ہے، وہ یہ ہیں!

۱ شبِ قدر۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

۲ عرفہ کا دن۔ (ترمذی عن عمرو بن شعیب)

۳ رمضان المبارک کا مہینہ۔ (بزار، عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

۴ شبِ جمعہ۔ (ترمذی، حاکم، عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۵ جمعہ کا دن۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۶ آدھی رات۔ (طبرانی) اور بعض روایات میں رات کا نصف آخر مذکور ہے۔ (احمد، ابوالعلی)

۷ پہلی تہائی رات۔ (احمد، ابویعلی)

٨ پچھلی تہائی رات۔ (مسند احمد) اور

٩ پچھلی تہائی رات کا درمیانی وقت۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، طبرانی، بزار، عن عمرو بن عنسبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

١٠ سحر کا وقت۔ (صحاح ستہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اور ساعتِ جمعہ ان سب اوقات میں سب سے زیادہ بڑھ کر امید رکھنے کے لائق ہے اور اس کا وقت امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز کے ختم ہونے تک ہے۔

(مسلم، ابوداؤد، عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

دعا کے قبول ہونے کی حالتیں

(یعنی جن حالات میں دعا زیادہ لائقِ قبول ہوتی ہے۔ ان کو بیان کیا جاتا ہے۔)

١ جس وقت نماز کے لئے اذان دی جائے۔

(ابوداؤد، حاکم عن سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

٢ اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی ابن حبان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

٣ مصیبت وغمزدہ شخص کی دعا "حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ" اور "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کے بعد (جبکہ مؤذن اذان دے رہا ہو)۔ (حاکم عن ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

٤ میدانِ جہاد میں جب صف باندھے ہوئے ہوں۔ (ابن حبان، طبرانی، مرفوعاً عن سہل بن سعد وموطا امام مالک موقوفاً علی سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

٥ جنگ کے وقت (جب مؤمن وکافر) ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوں۔

(ابوداؤد عن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

٦ فرض نمازوں کے بعد۔ (ترمذی، نسائی، عن ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

٧ اور سجدہ کی حالت میں۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

⑧ تلاوتِ قرآن شریف کے بعد۔ (ترمذی، عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

⑨ خصوصاً ختمِ قرآن کے بعد۔

(طبرانی، مرفوعاً عن عمران وابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابی لبابہ ومجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

اور خاص کر قرآن مجید ختم کرنے والے کی دعا۔

(ترمذی، طبرانی عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

⑩ زم زم کا پانی پیتے وقت۔ (حاکم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

⑪ میت کے پاس حاضر ہونے کے وقت۔

(مسلم، سنن اربعہ، عن ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

⑫ مرغ کی آواز کے وقت۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

⑬ مسلمانوں کے جمع ہونے کے وقت۔

(صحاح ستہ عن ام عطیۃ الانصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

⑭ ذکر کی مجلسوں میں۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

⑮ امام کے وَلَا الضَّآلِّیْن کہنے کے وقت۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

⑯ میت کی آنکھ بند کرتے وقت۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

⑰ نماز کی اقامت کے وقت۔ (طبرانی، ابن مردویہ عن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

⑱ بارش ہوتے وقت۔ (ابوداؤد، طبرانی، ابن مردویہ عن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

⑲ کعبہ پر نظر پڑتے وقت بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

(ترمذی، طبرانی عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

⑳ سورہ انعام میں جو ایک ساتھ دو مرتبہ لفظ اللہ آیا ہے۔ ان دونوں کے بیچ میں دعا قبول ہونا مجرب ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بہت سے علماء سے اس آیت کریمہ میں دونوں اسم جلالہ کے درمیان دعا کی قبولیت کا آزمودہ ہونا سنا ہے اور یاد کیا ہے اور حافظ الحدیث عبدالرزاق رسغنی نے اپنی تفسیر میں شیخ عباد مقدسی سے اس مقام پر دعا کی قبولیت کی تصریح نقل کی ہے۔

دعا قبول ہونے کے مقامات

متبرک مقامات میں دعا قبول ہوتی ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک خط میں مکہ والوں کو لکھا تھا کہ مکہ مکرمہ میں پندرہ مواقع میں دعا قبول ہوتی ہے۔

1. طواف کرتے ہوئے۔
2. ملتزم پر چمٹ کر۔
3. میزاب کے نیچے (کعبہ شریف کی چھت سے پانی بہہ کر نیچے آنے کا جو پرنالہ ہے اسے میزابِ رحمت کہتے ہیں اور اس پرنالہ کا پانی حطیم میں گرتا ہے۔ اس کے نیچے دعا قبول ہوتی ہے)۔
4. کعبہ شریف کے اندر۔
5. زم زم کے قریب۔
6. صفا پر۔
7. مروہ پر۔
8. صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے۔
9. مقامِ ابراہیم کے پیچھے۔
10. عرفات میں۔
11. مزدلفہ میں۔

⓬ منیٰ میں۔

⓭، ⓮، ⓯ تینوں جمرات کے قریب۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر فرمودہ پندرہ مواقع لکھنے کے بعد الحصن الحصین کے مصنف علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"وَاِنْ لَّمْ يُجِبِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِيْ اَيِّ مَوْضِعٍ يُسْتَجَابُ ؕ"

"یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یعنی مواجہ شریف کے پاس کھڑے ہوکر دعا قبول نہ ہوگی تو پھر کہاں ہوگی۔"

یعنی روضۂ اقدس پر جب سلام عرض کرنے کے لئے حاضری دیں تو وہاں اللہ پاک سے دعا بھی کریں:

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: کہ مکہ مکرمہ میں قبولیتِ دعا کے مواقع کی تعداد پندرہ میں منحصر نہیں ہے۔ رکن یمانی پر اور رکن یمانی و حجر اسود کے درمیان بھی دعا قبول ہوتی ہے۔ نیز دارِ ارقم اور غارِ ثور اور غارِ حرا کو بھی ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اجابتِ دعا کے مقامات میں ہی شمار کرایا ہے۔

جن حضرات کی دعا خصوصیت کے ساتھ قبول ہوتی ہے!

❶ بے چین اور مصیبت زدہ، مجبور حال۔

❷ مظلوم (جس پر ظلم کیا گیا ہو)۔ (صحاح ستہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مسند احمد، مسند بزار اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ مظلوم کی دعا (یعنی جس پر ظلم کیا گیا ہو، اس کی بددعا ظالم کے حق میں ضرور قبول ہوگی) اگرچہ مظلوم بڑا گناہگار ہی کیوں نہ ہو۔ (عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

❸ والد کی دعا اولاد کے لئے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

❹ امامِ عادل کی دعا۔ (ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

❺ نیک آدمی کی دعا۔ (بخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

❻ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والا۔ (مسلم عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

❼ مسافر۔ (ابوداؤد، بزار، ابن ماجہ)

❽ روزہ دار جس وقت افطار کرے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان)

❾ مسلمان کی دعا اپنے مسلمان بھائی کے لئے اس کے پیٹھ پیچھے۔

(مسلم، ابوداؤد، ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

❿ اور مسلمان کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک کہ ظلم کی یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے یا یوں کہے کہ میں نے دعا تو کی لیکن قبول نہ ہوئی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

⓫ (ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) بلا شبہ ہر رات اور ہر دن میں اللہ تعالیٰ کے بہت سے آزاد کردہ بندے ہوتے ہیں (جن کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزاد فرماتا ہے) ان میں سے ہر بندہ کی ایک دعا (ضرور) مقبول ہوتی ہے۔ (مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

⓬ جامع ابو منصور میں ہے کہ صحیح دعا (یعنی زیادہ قابل قبول) اس شخص کی دعا ہے جو حج کے لئے نکلا ہو۔ واپس ہونے تک اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

ترجمہ: ”جو مسلمان بندہ اپنے کسی بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے تو فرشتے اس کے حق میں یہ دعا کرتے ہیں کہ تم کو بھی ویسی ہی بھلائی ملے۔“

لہٰذا کسی مسلمان کے بارے میں علم ہو کہ وہ پریشانی میں ہے تو اس کے حق میں دعا کرنی چاہئے۔ بلکہ کافروں کے حق میں بھی دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اسلام کی ہدایت فرمائیں۔ اس سے دعا کا ثواب بھی ملتا ہے اور دوسروں کی خیر خواہی کی

فضیلت بھی حاصل ہوتی ہے۔

چند مسنون دعائیں

اور اُن کی اہمیت

مسنون دعاؤں سے مراد وہ اوراد و وظائف اور اذکار ہیں جو ہمارے ہادیٔ برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی زندگی کے مختلف حالات و کیفیات کے لئے متفرق اوقات میں خود صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تعلیم و تلقین فرمائے۔ یہ ہمارے لئے ایک ایسا قیمتی ورثہ ہے جس کو معمول بنا کر ہم نہ صرف اپنی زندگی کی مشکلات، مصائب و آلام، الجھنوں اور پریشانیوں سے نجات پا سکتے ہیں، بلکہ ان کی برکت سے دین و دُنیا کی ہمہ جہت خیر وسعادت سے بھی بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔

مسنون دعائیں

① نیند سے جاگنے کی دعا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ﴾

(بخاری، مسلم، ابوداؤد)

تَرجَمہ: ”سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔“

② بیت الخلاء جانے سے پہلے کی دعا:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ﴾

(بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

تَرجَمہ: ”اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔“

③ بیت الخلاء سے باہر آنے کی دعا:

﴿غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰی وَعَافَانِیْ﴾

(ابن ماجہ)

ترجمہ: ”اے اللہ میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں، سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔“

④ وضو سے پہلے کی دعا:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

ترجمہ: ”اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے۔“

⑤ وضو کے درمیان پڑھنے کی دعا:

﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ﴾ (نسائی)

ترجمہ: ”اے اللہ تو میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر میں وسعت دے اور میرے رزق میں برکت دے۔“

⑥ وضو سے فارغ ہونے کی دعا:

﴿اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.﴾ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

ترجمہ: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔“

⑦ اس کے بعد یہ پڑھیں:

﴿اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَہِّرِیْنَ﴾

(ترمذی)

ترجمہ: ''اے اللہ تو مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں میں شامل فرما۔''

⑧ اذان کے بعد کی دعا:

﴿اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ، اِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط﴾ (بخاری، سُننِ اربعہ)

ترجمہ: ''اے اللہ اس پوری پکار کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو مقامِ محمود پر پہنچا دے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ بے شک تو وعدہ خلاف نہیں ہے۔''

⑨ کھانے سے پہلے کی دعا:

﴿بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ ط﴾

ترجمہ: ''میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت پر کھانا شروع کیا۔''

⑩ کھانے کے بعد کی دعا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ ط﴾

ترجمہ: ''سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا

اور مسلمان بنایا۔'' (سنن اربعہ)

⑪ آئینہ دیکھتے وقت کی دعا:

﴿اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ.﴾

ترجمہ: ''اے اللہ جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔'' (دارمی)

⑫ کپڑا پہنتے وقت کی دُعا:

﴿اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ.﴾ (ابوداؤد، ترمذی، ابنِ ماجہ)

⑬ کپڑے اتارتے وقت کی دعا:

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ.﴾

ترجمہ: ''اللہ کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

⑭ گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعا:

﴿بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَى اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط﴾

ترجمہ: ''میں اللہ کا نام لے کر نکلا، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، گناہوں سے بچانا اور نیکیوں کی قوت دینا اللہ ہی کی طرف سے ہے۔''

⑮ سواری پر بیٹھتے وقت کی دعا:

﴿سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَاکُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ط وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ط﴾ (ابوداؤد، ترمذی)

ترجمہ: ''اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں دے دیا اور ہم

اس کی قدرت کے بغیر اسے قبضہ میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔"

(۱۶) گھر میں داخل ہونے کی دعا:

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ط﴾

(ابوداؤد)

ترجمہ: "اے اللہ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں میرا یہاں داخل ہونا باعث خیر ہو اور نکلنا بھی خیر ہو، اللہ کا نام لے کر ہم یہاں داخل ہوئے اور اسی کا نام لے کر باہر جائیں گے اور اپنے رب پر ہی ہمارا بھروسہ ہے۔"

(۱۷) مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.﴾ (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

ترجمہ: "اللہ کے نام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ وسلام ہو، اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔"

(۱۸) مسجد سے باہر نکلتے وقت کی دعا:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.﴾ (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

ترجمہ: "اللہ کے نام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام ہو یا اللہ میں آپ سے آپ کے فضل کا سوال کرتا ہوں۔"

(۱۹) دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا:

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! عطا فرما ہمیں دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا تو ہمیں آگ کے عذاب سے۔“

(۲۰) مسافر کو رخصت کرتے وقت کی دعا:

﴿فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۖ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾

ترجمہ: ”سو اللہ ہی سے سب بہتر محافظ اور وہی ہے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا۔“

(۲۱) والدین کے لئے رحمت کی دعا:

﴿رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا﴾

ترجمہ: ”اے میرے رب! رحم فرما ان (والدین) پر جس طرح پالا ہے ان دونوں نے مجھے (رحمت و شفقت کے ساتھ) بچپن میں۔“

(۲۲) علم میں اضافے کی دعا:

﴿رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا﴾

ترجمہ: ”اے میرے رب زیادہ کر میرا علم۔“

(۲۳) طلب ہدایت و تکمیلِ نور کی دعا:

﴿رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! تکمیل فرما ہمارے نور کی اور بخش دے ہم کو، بے شک تو ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔“

⑳ شبِ قدر کی دعا:

﴿اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ.﴾

ترجمہ: ”اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔ لہٰذا تو مجھے معاف کردے۔“

㉕ اپنے ساتھ احسان کرنے والے کے لئے دعا:

﴿جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا ط﴾

ترجمہ: ”تجھے اللہ (اس کی) جزائے خیر دے۔“

㉖ پریشانی کے وقت کی دعا:

﴿حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ط﴾

ترجمہ: ”اللہ ہمیں کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔“

㉗ دین پر ثابت قدم رہنے کی دعا:

﴿یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبُ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ.﴾ (ترمذی، نسائی)

ترجمہ: ”اے پلٹنے والے دلوں کے مضبوط رکھنا دل میرا اپنے دین پر۔“

㉘ رُشد و ہدایت کی دعا:

﴿اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ.﴾

(ترمذی)

ترجمہ: ”یا اللہ! میرے دل میں ڈال دے میری صلاحیتیں اور بچا لے

مجھے میرے نفس کے شر سے۔"

㉙ آگ لگی دیکھ کر پڑھنے کی دعا:

﴿اَللّٰهُ اَكْبَرُ.﴾

ترجمہ: "اللہ سب سے بڑا ہے۔"

㉚ سونے سے پہلے کی دعا:

﴿اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى.﴾

ترجمہ: "اے اللہ تیرے نام پر میں مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔"

㉛ دوزخ سے نجات کی دعا:

﴿اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ.﴾

ترجمہ: "یا اللہ ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا۔"

توحید

* دل سے اللہ تعالیٰ کو ایک سمجھنے اور زبان سے اس کا اقرار کرنے کو توحید کہتے ہیں۔
* خدا تعالیٰ کے ایک ہونے کا مخلوق کو ان باتوں سے علم ہوا:

❶ اول تو انسانی عقل (بشرطیکہ عقل صحیح ہو) خدا تعالیٰ کے موجود ہونے اور اس کے ایک ہونے کا یقین رکھتی ہے۔

❷ دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ کے پیغمبروں نے بالاتفاق مخلوق کو توحید کی تعلیم دی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اس جیسا کوئی دوسرا نہیں۔

❁ قرآن مجید میں توحید کی تعلیم کامل طریقے اور اعلیٰ درجہ پر دی گئی ہے۔ بلکہ آج دنیا میں صرف قرآن مجید ہی ایسی کتاب ہے جو خالص توحید کی تعلیم دیتی ہے۔ اگرچہ پہلی آسمانی کتابوں میں بھی توحید کی تعلیم تھی لیکن ان تمام کتابوں میں لوگوں نے تحریف (ادل بدل) کر ڈالی اور توحید کے خلاف باتیں داخل کر دیں اور خدا کی بھیجی ہوئی آسمانی تعلیم کو بدل دیا۔ اس کی اصلاح کے لئے اور سچی توحید دنیا میں پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور اپنی خاص کتاب قرآن مجید نازل فرمائی اور اس میں صاف صاف، سچی اور خالص توحید کی تعلیم دی۔

❁ قرآن مجید کی کئی آیات سے توحید ثابت ہوتی ہے۔ چند آیتیں یہ ہیں:

پہلی آیت:

﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝﴾

ترجمہ: ”یعنی تمہارا معبود ایک اللہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔“

دوسری آیت یہ ہے:

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ.﴾

(آل عمران: ۱۸)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور اہل علم بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔ وہ انصاف قائم رکھنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غالب حکمت والا ہے۔“

اسی طرح اور بے شمار آیتیں اللہ کی توحید کی تعلیم دیتی ہیں جیسے ”قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ.“ ”تو کہہ کہ اللہ ایک ہے۔“ (ماخذ، علم دین)

کلمے

پہلا کلمہ طیب: (طیب معنی پاک)

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.﴾

ترجمہ: ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔“

دوسرا کلمہ شہادت: (شہادت معنی گواہی)

﴿اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط﴾

ترجمہ: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

تیسرا کلمہ تمجید: (تمجید معنی بزرگی)

﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝﴾

ترجمہ: ”پاکی اللہ کے لئے ہے اور تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ ہی بڑا ہے۔ طاقت اور قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے (جو) بڑی شان اور عظمت کا مالک ہے۔“

چوتھا کلمہ توحید: (توحید معنی اللہ کی وحدانیت)

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَحَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝﴾

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی (کل کائنات پر) بادشاہی ہے اور اُسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے، زندگی اور موت اسی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ زندہ ہے جسے کبھی بھی موت نہیں۔ عظمت و بزرگی کا مالک ہے، ہر طرح خیر اُسی کے قبضہ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

پانچواں کلمہ استغفار: (استغفار معنی توبہ)

﴿اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْخَطَأً سِرًّا اَوْعَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝﴾

ترجمہ: ''میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر، چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اس گناہ

سے بھی جس کو میں نہیں جانتا (اے اللہ) بے شک تو غیبوں کا جاننے والا اور غیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ ردّ کفر: (ردّ کفر معنی کفر کو رد کر دینا)

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَاۤ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِیْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِیْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط﴾

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی شئے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توبہ کی اور کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔“



اسلامی عقائد

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، جو یہ ہیں:

۱ کلمۂ طیبہ یا کلمۂ شہادت کے مطلب کو دل سے ماننا اور زبان سے اقرار کرنا،

۲ نماز پڑھنا،

۳ زکوٰۃ دینا،

۴ رمضان شریف کے روزے رکھنا،

۵ حج کرنا۔

کلمۂ طیبہ ہے "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" اور اس کا مطلب یہ ہے کہ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔"

کلمہ شہادت یہ ہے "اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ" اور اس کے معنی یہ ہیں کہ "گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔"

بغیر معنی اور مطلب سمجھے ہوئے صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینے سے آدمی مسلمان نہیں ہو جاتا ہے، بلکہ معنی سمجھ کر دل سے یقین کرنا اور زبان سے اقرار کرنا ضروری ہے، دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرنے کو ایمان لانا کہتے ہیں۔ گونگا آدمی زبان سے اقرار تو نہیں کر سکتا تو اس کے ایمان لانے کے لئے قدرتی مجبوری کی وجہ سے اشارہ کر دینا کافی سمجھا جائے گا یعنی وہ اشارے سے یہ ظاہر کر دے کہ اللہ تعالیٰ ایک

ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں۔

مسلمانوں کو سات چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے جن کا ذکر ایمانِ مفصل میں ہے۔

﴿اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ.﴾

اس کے معنی ہیں کہ:

”ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں (پیغمبروں) پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ دنیا میں جو کچھ اچھا یا برا ہوتا ہے سب تقدیر سے ہوتا ہے اور اس بات پر کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے۔“

اللہ تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ کے بارہ میں مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہونا چاہئے کہ:

۱. اللہ تعالیٰ ایک ہے۔
۲. اللہ تعالیٰ ہی عبادت اور بندگی کے لائق ہے اور اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔
۳. اللہ کا کوئی شریک نہیں۔
۴. وہ ہر بات کو جانتا ہے، کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔
۵. وہ بڑی طاقت اور قدرت والا ہے۔
۶. اسی نے زمین، آسمان، چاند سورج، ستارے، فرشتے، آدمی، جن، غرض تمام

جہان کو پیدا کیا اور وہی تمام دنیا کا مالک ہے۔

❼ وہی مارتا ہے، وہی جلاتا ہے۔ یعنی مخلوق کی زندگی اور موت اسی کے حکم سے ہوتی ہے۔

❽ وہی تمام مخلوق کو روزی دیتا ہے۔

❾ وہ نہ کھاتا ہے، نہ پیتا ہے، نہ سوتا ہے۔

❿ وہ خود بخود ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

⓫ اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔

⓬ نہ اس کا باپ ہے نہ بیٹا، نہ بیٹی نہ بیوی اور نہ کسی سے اس کا رشتہ ناتا ہے، وہ ان تمام تعلقات سے پاک ہے۔

⓭ سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اور اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں۔

⓮ وہ بے مثل ہے، کوئی چیز اس کے مشابہ یعنی اس جیسی نہیں۔

⓯ وہ تمام عیبوں سے پاک ہے۔

⓰ وہ مخلوق جیسے ہاتھ پاؤں، ناک کان اور شکل وصورت سے پاک ہے۔

⓱ اس نے فرشتوں کو پیدا کر کے دنیا کے انتظاموں اور خاص خاص کاموں پر مقرر فرما دیا ہے۔

⓲ اس نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجے کہ وہ لوگوں کو سچا مذہب سکھائیں، اچھی باتیں بتائیں اور بری باتوں سے بچائیں۔

ملائکہ

یعنی فرشتے اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں۔ وہ نور سے پیدا ہوئے ہیں اور ہماری

نظروں سے غائب ہیں۔ نہ مرد ہیں نہ عورت، خدا کی نافرمانی اور گناہ نہیں کرتے اور جن کاموں پر اللہ تعالیٰ نے انہیں مقرر فرما دیا ہے، انہیں میں لگے رہتے ہیں۔ فرشتوں کی گنتی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ہاں اتنا ہمیں معلوم ہے کہ فرشتے بہت ہیں اوران میں سے چار فرشتے مقرب اور مشہور ہیں۔

مقرب اور مشہور چار فرشتوں میں سے اوّل حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی کتابیں، احکام اور پیغام پیغمبروں کے پاس لاتے تھے۔

دوسرے حضرت اسرافیل علیہ السلام جو قیامت میں صور پھونکیں گے۔

تیسرے حضرت میکائیل علیہ السلام جو بارش کا انتظام کرنے اور مخلوق کو روزی پہنچانے کے کام پر مقرر ہیں۔

چوتھے حضرت عزرائیل علیہ السلام ہیں جو مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی کتابیں

اللہ تعالیٰ کی چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں پیغمبروں پر نازل ہوئیں۔ چار کتابیں مشہور ہیں۔ چار مشہور آسمانی کتابوں میں:

توریت: جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی،

زبور: جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی،

انجیل: جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اور،

قرآن مجید: جو ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

صحیفوں کی تعداد معلوم نہیں، ہاں کچھ صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر اور کچھ حضرت شیث علیہ السلام پر اور کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے۔ ان کے علاوہ اور بھی صحیفے ہیں جو بعض پیغمبروں پر نازل ہوئے۔

اللہ کے رسول (پیغمبر علیہم السلام)

رسول:

اللہ تعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے بندوں تک احکام پہنچانے کے لئے مقرر فرماتا ہے، وہ سچے ہوتے ہیں۔ کبھی جھوٹ نہیں بولتے، گناہ نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے معجزات دکھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام پورے پورے پہنچا دیتے ہیں، ان میں کمی بیشی نہیں کرتے، نہ کسی پیغام کو چھپاتے ہیں۔ نبی کے بھی یہی معنی ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے احکام بندوں تک پہنچاتے ہیں۔ سچے ہوتے ہیں، جھوٹ نہیں بولتے، گناہ نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ کے احکامات میں کمی یا زیادتی نہیں کرتے، کسی حکم کو چھپاتے نہیں۔

نبی اور رسول میں تھوڑا سا فرق یہ ہے کہ رسول تو اس پیغمبر کو کہتے ہیں جس کو نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو اور نبی ہر پیغمبر کو کہتے ہیں چاہے اسے نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو یا نہ دی گئی ہو۔ بلکہ وہ پہلی شریعت اور کتاب کا تابع ہو۔ کوئی آدمی اپنی کوشش اور عبادت سے نبی نہیں بن سکتا ہے بلکہ جسے اللہ تعالیٰ نبی بنائے وہی بنتا ہے۔ مطلب یہ کہ نبی اور رسول بننے میں آدمی کی کوشش اور ارادے کو دخل نہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ مرتبہ عطا کیا جاتا ہے۔ دنیا میں بہت سے رسول اور نبی آئے، لیکن ان کی ٹھیک تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ہمیں اور آپ کو اسی طرح ایمان لانا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنے رسول بھیجے، ہم ان سب کو برحق اور رسول مانتے ہیں۔

سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ سب سے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر نہیں

آئے گا، کیونکہ پیغمبری اور نبوت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص پیغمبری کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں اور رسولوں سے افضل اور بزرگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے تو آپ بھی بندے اور تابعدار ہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔

قیامت کا بیان

قیامت کا دن اس دن کو کہتے ہیں جس دن تمام آدمی اور جاندار مر جائیں گے اور تمام دنیا فنا ہو جائے گی۔ پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے، ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے، غرض ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے، اس کی آواز اس قدر ڈراؤنی اور سخت ہوگی کہ اس کے صدمے سے تمام آدمی اور جاندار مر جائیں گے اور ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی۔ قیامت آنے والی ہے لیکن اس کا ٹھیک وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اتنا معلوم ہے کہ جمعہ کا دن اور محرم کی دسویں تاریخ ہوگی۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی کچھ نشانیاں بتادی ہیں۔ ان نشانیوں کو دیکھ کر قیامت کا قریب آجانا معلوم ہوسکتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جب دنیا میں گناہ زیادہ ہونے لگیں گے، اور لوگ اپنے ماں باپ کی نافرمانیاں اور ان پر سختیاں کرنے لگیں گے اور امانت میں خیانت ہونے لگے گی، گانے بجانے، ناچ رنگ کی زیادتی ہو جائے گی، اور لوگ پہلے بزرگوں کو برا کہنے لگیں گے، بے علم اور کم علم لوگ پیشوا بن جائیں گے، چرواہے وغیرہ

کم درجے کے لوگ بڑی اونچی اونچی عمارتیں بنانے لگیں گے، ناقابل لوگوں کو بڑے بڑے عہدے ملنے لگیں گے تو سمجھو کہ قیامت قریب آگئی ہے۔

تقدیر کا بیان

ہر بات اور اچھی بری چیز کے لئے اللہ تعالیٰ کے علم میں ایک اندازہ مقرر ہے اور ہر چیز کے پیدا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اسی علم اور اندازے کو تقدیر کہتے ہیں۔ کوئی اچھی یا بری بات اللہ تعالیٰ کے علم اور اندازے سے باہر نہیں۔

مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا

قیامت میں سب چیزیں فنا ہو جائیں گی۔ پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام دوبارہ صور پھونکیں گے تو سب چیزیں موجود ہو جائیں گی۔ آدمی بھی زندہ ہو جائیں گے۔ میدانِ حشر میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی ہوگی، حساب لیا جائے گا اور اچھے برے کاموں کا بدلہ دیا جائے گا۔ جس روز یہ کام ہوں گے اس دن کو یوم الحشر (یعنی جمع کئے جانے کا دن) یوم الجزاء اور یوم الدین (یعنی بدلہ دینے کا دن) اور یوم الحساب (یعنی حساب کا دن) کہتے ہیں۔

ایمانِ مفصل میں جن سات چیزوں کا ذکر ہے ان میں سے اگر کسی ایک بات کو کوئی نہ مانے تو وہ ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتا ہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی توحید، پیغمبروں کی پیغمبری، اللہ تعالیٰ کی کتابوں، اللہ تعالیٰ کے فرشتوں، قیامت کے دن، تقدیر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کو نہ مانے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد فرمائی ہے، ان پانچ

چیزوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا ذکر ہے اور جب کوئی شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا تو اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی تمام باتیں ماننی ضروری ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کی کتاب جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں، اس پر ایمان لانا بھی ضروری ہوگا۔ یہ سب باتیں جن کا ایمانِ مفصل میں ذکر ہے، اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآنِ مجید اور پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان سے ثابت ہیں۔

اگر کوئی شخص ان سب باتوں کا دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرے، لیکن نماز نہ پڑھے یا زکوۃ نہ دے یا روزہ نہ رکھے یا حج نہ کرے تو وہ مسلمان تو ہے لیکن سخت گناہگار اور اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے، ایسے شخص کو فاسق کہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے گناہوں کی سزا پا کر آخیر میں چھٹکارا پائیں گے۔

کفر وشرک

جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے، ان میں کسی ایک بات کو بھی نہ ماننا کفر ہے۔ مثلاً کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو نہ مانے یا اللہ تعالیٰ کی صفات کا انکار کرے یا دو تین اللہ مانے یا فرشتوں کا انکار کرے یا اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا انکار کرے یا کسی پیغمبر کو نہ مانے یا تقدیر سے منکر ہو یا قیامت کے دن کو نہ مانے یا اللہ تعالیٰ کے قطعی احکام میں سے کسی حکم کا انکار کرے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی کسی خبر کو جھوٹا سمجھے تو ان تمام صورتوں میں کافر ہو جائے گا۔ اور مشرک اسے کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرے۔

اللہ کی ذات میں شرک کرنے کے معنی یہ ہیں کہ دو تین خدا ماننے لگے، جیسے عیسائی کہ تین خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہیں اور جیسے آتش پرست کہ دو خدا ماننے کی

وجہ سے مشرک ہوئے اور جیسے بت پرست کہ بہت سے خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہیں۔ اللہ کی صفات کی طرح کسی دوسرے کے لئے کوئی صفت ثابت کرنا شرک ہے، کیونکہ کسی مخلوق میں خواہ وہ فرشتہ ہو یا نبی، ولی ہو یا شہید، پیر ہو یا امام، اللہ کی صفات کی طرح کوئی صفت اس میں نہیں ہوسکتی۔ شرک فی الصفات کی بہت سی قسمیں ہیں، یہاں چند کا ذکر ہوتا ہے:

شرک فی القدرۃ:

شرک فی القدرۃ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرح صفتِ قدرت کسی دوسرے کے لئے ثابت کرنا مثلاً: یہ سمجھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی یا شہید وغیرہ پانی برسا سکتے ہیں یا بیٹا بیٹی دے سکتے ہیں یا مرادیں پوری کر سکتے ہیں یا روزی دے سکتے ہیں یا مارنا جلانا ان کے قبضے میں ہے یا کسی کو نفع ونقصان پہنچا سکتے ہیں، یہ تمام باتیں شرک ہیں۔

شرک فی العلم:

شرک فی العلم یعنی اللہ تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کے لئے صفتِ علم ثابت کرنا۔ مثلاً یوں سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ کی طرح فلاں پیغمبر یا ولی وغیرہ غیب کا علم رکھتے ہیں یا اللہ کی طرح ذرّہ ذرّہ کا انہیں علم ہے یا ہمارے تمام حالات سے واقف ہیں یا دور و نزدیک کی چیزوں کی خبر رکھتے ہیں، یہ سب شرک فی العلم ہے۔

شرک فی السمع والبصر:

شرک فی السمع والبصر یعنی اللہ تعالیٰ کی صفتِ سمع یا بصر میں کسی دوسرے کو شریک کرنا مثلاً: یہ اعتقاد رکھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی ہماری تمام باتوں کو دور و نزدیک سے سن لیتے ہیں یا ہمیں اور ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھ لیتے ہیں، یہ سب شرک ہے۔

شرک فی الحکم:

شرک فی الحکم یعنی اللہ تعالیٰ کی طرح کسی اور کو حاکم سمجھنا اور اس کے حکم کو اللہ کے حکم کی طرح ماننا۔ مثلاً: پیر صاحب نے حکم دیا کہ یہ وظیفہ نمازِ عصر سے پہلے پڑھا کرو تو اس حکم کی تعمیل اس طرح ضروری سمجھے کہ وظیفہ پورا کرنے کی وجہ سے عصر کا وقت مکروہ ہو جانے یا نماز قضا ہو جانے کی پروانہ کرے، یہ بھی شرک ہے۔

شرک فی العبادت:

شرک فی العبادت یعنی اللہ تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کو عبادت کا مستحق سمجھنا۔ مثلاً: کسی قبر یا پیر کو سجدہ کرنا یا کسی کے لئے رکوع کرنا یا کسی پیر، پیغمبر، ولی یا امام کے نام کا روزہ رکھنا یا کسی کی نظر اور منت ماننا یا کسی قبر یا مرشد کے گھر کا خانۂ کعبہ کی طرح طواف کرنا، یہ سب شرک فی العبادت ہے۔ ان باتوں کے علاوہ اور بھی بہت سے افعال شرکیہ ہیں۔ ان تمام افعال سے پرہیز کرنا لازم ہے، وہ یہ ہیں:

* نجومیوں سے غیب کی خبریں پوچھنا۔
* پنڈت کو ہاتھ دکھلانا۔
* کسی سے فال کھلوانا۔
* چیچک یا کسی اور بیماری کی چھوت کرنا اور یہ سمجھنا کہ ایک کی بیماری (اللہ کے حکم کے بغیر) دوسرے کو لگ جاتی ہے۔
* تعزیہ بنانا۔
* علم اٹھانا۔
* قبروں پر چڑھاوا چڑھانا۔
* غیر اللہ کی نذر و نیاز کرنا۔
* خدا تعالیٰ کے سوا کسی کے نام کی قسم کھانا۔

- تصویریں بنانا یا تصویروں کی تعظیم کرنا۔
- کسی پیر یا ولی کو حاجت روا اور مشکل کشا کہہ کر پکارنا۔
- کسی پیر کے نام کی سر پر چوٹی رکھنا یا محرم میں اماموں کے نام کا فقیر بننا۔
- قبروں پر میلہ لگانا وغیرہ۔

بدعت

- ...... بدعت ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کی اصل شریعت سے ثابت نہ ہو یعنی قرآنِ مجید اور حدیث شریف میں اس کا کوئی ثبوت نہ ملے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں اس کا وجود نہ ہو اور اسے دین کا کام سمجھ کر کیا یا چھوڑا جائے۔ کفر و شرک کے بعد بدعت بڑا گناہ ہے اور بہت بری چیز ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعت کو گمراہی فرمایا ہے اور جو شخص بدعت نکالے اس کو دین کا ڈھانے والا بتایا ہے اور فرمایا ہے کہ: ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔ لوگوں نے ہزاروں بدعتیں نکالی ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

- پختہ قبریں بنانا۔
- قبروں پر گنبد بنانا۔
- دھوم دھام سے عرس کرنا۔
- قبروں پر چراغ جلانا۔
- قبروں پر چادریں اور غلاف ڈالنا۔
- میت کے مکان پر کھانے کے لئے جمع ہونا۔
- بدھی پہنانا اور ہر جائز اور مستحب کام میں ایسی شرطیں اپنی طرف سے لگانا جن کا

شریعت سے ثبوت نہ ہو۔

کفر وشرک اور بدعت کے علاوہ بھی بہت سے گناہ ہیں جیسے جھوٹ بولنا، نماز نہ پڑھنا، روزہ نہ رکھنا، زکوٰۃ نہ دینا، باوجود مال اور طاقت ہونے کے حج نہ کرنا، شراب پینا، چوری کرنا، زنا کرنا، غیبت کرنا، جھوٹی گواہی دینا، کسی کو ناحق مارنا، ستانا، چغلی کھانا، دھوکا دینا، ماں باپ اور استادوں کی نافرمانی کرنا، اپنے گھروں اور کمروں میں تصویریں لگانا، امانت میں خیانت کرنا، لوگوں کو حقیر اور ذلیل سمجھنا، جوا کھیلنا، گالی دینا، ناچ دیکھنا، اور خود ناچنا، سود لینا اور دینا، مردوں کا داڑھی منڈانا اور ٹخنوں سے نیچا پائجامہ پہننا، فضول خرچی کرنا، کھیل تماشوں، ناٹکوں، تھیٹروں میں جانا اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے گناہ ہیں۔ جو کوئی ایسا گناہ کرے جس میں کفر یا شرک پایا جاتا ہو وہ مسلمان نہیں رہتا، بلکہ کافر اور مشرک ہو جاتا ہے اور جو کوئی بدعت کا کام کرے تو وہ مسلمان تو رہتا ہے لیکن اس کا اسلام اور ایمان بہت ناقص ہو جاتا ہے، ایسے شخص کو مبتدع اور بدعتی کہتے ہیں۔ اور جو کوئی کفر وشرک اور بدعت کے علاوہ کوئی کبیرہ گناہ کرے وہ بھی مسلمان تو ہے لیکن ناقص مسلمان ہے، اسے فاسق کہتے ہیں۔

اگر کسی سے کوئی گناہ ہو جائے تو توبہ کر لینے سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ توبہ اسے کہتے ہیں کہ انسان اپنے گناہ پر شرمندہ اور پشیمان ہو اور اللہ کے سامنے رو کر گڑگڑا کر توبہ کرے کہ اے اللہ! میرا گناہ معاف کر دے اور دل میں عہد کرے کہ اب کبھی گناہ نہ کروں گا۔ یاد رکھئے کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کہہ لینا اصلی توبہ نہیں ہے۔ (ماخذ، علم دین)

ایمانِ مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ. ﴾

تَرجَمۂ: ''میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور یومِ جزا پر اور ایمان لایا اس بات پر کہ بھلائی اور برائی اللہ ہی کی جانب سے ہے اور ایمان لایا اس بات پر کہ مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے۔''

ایمانِ مجمل

﴿ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ ۢ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ ۢ بِالْقَلْبِ. ﴾

تَرجَمۂ: ''میں ایمان لایا اللہ پر جیسا وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے اس کا (مجھے) زبان سے اقرار ہے اور دل سے (اس کی صداقت کا) یقین ہے۔''

وضو

✽ بے وضو نماز پڑھنا سخت گناہ کی بات ہے۔ بلکہ بعض علماء نے تو ایسے شخص کو جو قصداً بے وضو نماز میں کھڑا ہو جائے، کافر کہا ہے۔

✽ نماز کے لئے وضو شرط ہونے کی یہ دلیلیں ہیں:

آیت قرآن:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا

وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ. ﴾ (المائدہ: ٦)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو (پہلے) اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھولو اور اپنے سروں پر مسح کرلو اور ٹخنوں تک پاؤں دھو ڈالو۔“

اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

”مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ اَلطَّهُوْرُ“ (ترمذی)

ترجمہ: ”نماز کی کنجی (یا شرط) طہارت ہے۔“

وضو کے فرائض

وضو کے چار فرائض ہیں۔

1. پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں کی لو تک منہ دھونا۔
2. دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔
3. چوتھائی سر کا مسح کرنا۔
4. دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کی سنتیں

1. نیت کرنا۔
2. شروع میں بِسْمِ اللّٰه پڑھنا۔
3. پہلے تین بار دونوں ہاتھ کلائی تک دھونا۔
4. پھر تین بار کلی کرنا۔

۵ مسواک کرنا۔

۶ تین بار ناک میں پانی ڈالنا۔

۷ تین بار منہ دھونا۔

۸ سارے سر اور کانوں کا مسح کرنا۔

۹ داڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا۔

۱۰ اعضاء کو لگاتار اس طرح دھونا کہ پہلا عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا عضو دھل جائے۔

۱۱ اعضاء کو ترتیب وار دھونا کہ پہلے منہ دھوئے پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئے پھر سر کا مسح کرے پھر پاؤں دھوئے۔

وضو میں سنت چھوڑنے سے وضو تو ہو جاتا ہے مگر ایسے وضو پر ثواب کم ملتا ہے۔

تحیۃ الوضو

وضو خواہ کسی مقصد کے لئے بھی کیا جائے، اس کے فوراً بعد دو رکعتیں تحیۃ الوضو کی پڑھنا بہت افضل ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ:

ترجمہ: ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ اس کا چہرہ بھی اور دل بھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو تو اس کے لئے جنت لازم ہو جاتی ہے۔'' (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

ترجمہ: ''مجھے اپنا وہ عمل بتاؤ جس سے تمہیں سب سے زیادہ (ثواب

کی) امید ہو۔ کیوں کہ میں نے (معراج کے موقع پر) جنت میں اپنے سامنے تمہارے قدموں کی آہٹ سنی ہے۔" حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا "مجھے اپنے جس عمل سے سب سے زیادہ (اللہ کی رحمت کی) امید ہے وہ یہ ہے کہ میں نے دن یا رات کے جس وقت میں بھی کبھی وضو کیا تو اس وضو سے جتنی توفیق ہوئی نماز ضرور پڑھی۔"

(بخاری و مسلم)

وضو کا طریقہ

ہر مسلمان پر نماز فرض ہے اور نماز شروع کرنے سے پہلے کئی چیزیں ضروری ہیں، جن میں وضو سب سے پہلی شرط ہے۔ وضو کا طریقہ یہ ہے:

۱. بہتر ہے کہ وضو کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے۔
۲. وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ کہے۔
۳. تین مرتبہ گٹوں تک ہاتھ دھوئے۔
۴. پھر تین دفعہ کلی کرے۔ وضو کے وقت مسواک کرنا بھی سنت ہے۔
۵. پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے۔
۶. پھر تین دفعہ منہ دھوئے۔ سر کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک سب جگہ پانی بہنا چاہئے اور کہیں سے بھی سوکھا نہ رہے۔
۷. پھر تین بار دایاں (سیدھا) ہاتھ کہنی سمیت دھوئے۔
۸. پھر تین بار بایاں (الٹا) ہاتھ کہنی سمیت دھوئے۔
۹. پھر ایک مرتبہ سارے سر کا مسح کرے۔ کان کا بھی مسح کرے۔
۱۰. پھر انگلیوں کی پشت (پیچھے) کی طرف سے گردن کا مسح کرے۔

⓫ پھر تین بار دایاں پاؤں ٹخنے سمیت دھوئے۔

⓬ پھر تین بار بایاں پاؤں ٹخنے سمیت دھوئے۔

اوپر دیا گیا طریقہ وضو کا مسنون طریقہ ہے۔ البتہ وضو کے فرائض صرف چار ہیں جن میں سے ایک بھی چھوٹ جائے تو وضو نہیں ہوتا اور اگر وضو نہیں ہوا تو نماز بھی نہیں ہوگی۔

وضو کے آداب

وضو کے آداب بہت ہیں مثلاً:

- ❋ چھنگلیوں کے سر کو بھگو کر کانوں کے سوراخ میں ڈالنا۔
- ❋ نماز کے وقت سے پہلے وضو کرنا۔
- ❋ اعضاء کو دھوتے وقت ان پر گیلا ہاتھ پھیرنا۔
- ❋ انگوٹھی یا چھلے کو ہلانا۔
- ❋ دنیا کی باتیں نہ کرنا۔
- ❋ زور سے پانی منھ پر نہ مارنا۔
- ❋ زیادہ پانی نہ بہانا۔
- ❋ ہر عضو کو دھوتے وقت بسم اللہ پڑھنا۔
- ❋ وضو کے بعد درود شریف پڑھنا۔
- ❋ وضو کے بعد کلمۂ شہادت اور یہ دعا پڑھنا:

”اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.“

- ❋ وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔
- ❋ وضو کے بعد دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑھنا وغیرہ۔

نماز

کلمہ طیبہ کے اقرار اور اسے دل سے ماننے کے بعد اسلام کا سب سے اہم رکن نماز ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی خاص عبادت ہے جو دن رات میں پانچ مرتبہ فرض کی گئی ہے۔ قرآنِ مجید کی بہت سی آیاتِ مبارکہ میں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سینکڑوں احادیث میں نماز کی بڑی سخت تاکید کی گئی ہے اور اس کو دین کا ستون اور مسلمان کی پہچان قرار دیا گیا ہے۔

نماز ایک مسلمان کو برائیوں سے روکتی ہے اور اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرتی ہے۔ اسی لئے اسلام میں نماز کی تاکید دوسرے تمام فرائض سے زیادہ کی گئی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"بندہ کے اسلام اور کفر کے درمیان نماز چھوڑ دینے ہی کا فاصلہ ہے۔"
(صحیح مسلم)

اس حدیث کا صاف مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان نماز کو چھوڑنے کی وجہ سے صحیح مسلمان نہیں رہتا اور کفر کے بہت قریب ہو جاتا ہے۔

جو بندہ پانچ وقت اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوتا اور کھڑا ہوتا ہے، اس کی حمد و ثناء کرتا ہے، اس کے سامنے جھکتا اور سجدہ کرتا ہے، اس سے دعائیں کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی خاص محبت اور رحمت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نماز کی برکت سے اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

جماعت کے ساتھ نماز کی تاکید

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ثابت ہے کہ نماز کی اصل فضیلت

اور برکت کو حاصل کرنے کے لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بھی شرط ہے۔ اس کی اتنی سخت تاکید ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''میرا جی چاہتا ہے کہ میں ان لوگوں کے گھروں میں آگ لگوا دوں جو غفلت یا سستی کی وجہ سے جماعت میں حاضر نہیں ہوتے۔''

ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب اکیلے پڑھنے سے ستائیس (۲۷) گنا زیادہ ہوتا ہے۔''

نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز سے پہلے وضو کرنا ایک لازمی شرط ہے۔ کیونکہ نماز اللہ تعالیٰ کے دربار کی حاضری ہے جس کے لئے پاک صاف ہونا بے حد ضروری ہے۔

اس کے علاوہ نماز کے ہر رکن کو اچھے طریقے اور اطمینان کے ساتھ ادا کرنا زیادہ ثواب حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ جس وقت نماز پڑھنی ہو، خاص اسی وقت کی نیت کر کے اور کانوں تک ہاتھ اٹھا کے دل و زبان سے یہ کہے:

﴿اَللّٰهُ اَكْبَر﴾

ترجمہ: ''اللہ بہت بڑا ہے۔''

اس تکبیر کو تکبیرِ تحریمہ کہتے ہیں۔ پھر ناف کے نیچے ہاتھ باندھے اور یہ پڑھے۔

﴿سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ.﴾

ترجمہ: ''اے میرے اللہ پاک ہے تیری ذات اور تیرے ہی لئے ہے ہر تعریف، اور برکت والا ہے تیرا نام اور اونچی ہے تیری شان اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

تعوذ اور تسمیہ

﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ﴾

ترجمہ: ”میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے۔“

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝﴾

ترجمہ: ”شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے بڑی رحمت والا نہایت مہربان ہے۔“

سورۃ الفاتحہ

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۝ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ ۝ اٰمِیْن ۝﴾

ترجمہ: ”سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے، بڑی رحمت والا نہایت مہربان ہے، جزا کے دن کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، اے اللہ! ہم کو سیدھے راستے پر چلا، ان اچھے بندوں کے راستے پر جن پر تو نے فضل فرمایا، نہ ان پر جن پر تیرا غضب وغصہ ہو، اور نہ وہ جو گمراہ ہوئے۔ اے اللہ میری یہ دعا قبول فرمالے۔“ آمین۔

اس کے بعد کوئی سورت یا کسی سورت کا کچھ حصہ پڑھ لے۔

ہم یہاں قرآن شریف کی چھوٹی چھوٹی دو سورتیں ترجمہ کے ساتھ درج کرتے ہیں:

﴿وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝﴾

ترجمہ: ''قسم ہے زمانے کی کہ سارے انسان خسارے میں ہیں (اور ان کا انجام بہت برا ہونے والا ہے) سوائے ان کے جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیئے اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کی وصیت کی۔''

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ ۝ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝﴾

ترجمہ: ''کہو اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں اور سب اس کے محتاج ہیں، نہ اس کی اولاد ہے، نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔''

الحمد شریف کے بعد قرآن شریف کی کوئی سورت یا کم از کم تین آیات پڑھنا چاہیئے، ہر نماز میں اتنی قرأت یعنی قرآن پڑھنا ضروری ہے۔ جب یہ قرأت کر چکے تو اللہ تعالیٰ کی شان کی بڑائی اور کبریائی کا دھیان کرتے ہوئے دل و زبان سے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں چلا جائے اور کم از کم تین بار کہے:

﴿سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ﴾

ترجمہ: ''پاک ہے میرا پروردگار جو بڑی شان والا ہے۔''

جس وقت رکوع میں اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اور بڑائی کا یہ کلمہ زبان پر جاری ہو، اس وقت دل میں بھی اس کی پاکیزگی اور عظمت کا پورا پورا دھیان ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد رکوع سے سر اٹھائے اور کہے:

﴿سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ﴾

ترجمہ: ''اللہ نے اس بندے کی سن لی جس نے اس کی تعریف بیان کی۔''

اس کے بعد کہے:

﴿رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ﴾

ترجمہ: ”اے ہمارے مالک اور پروردگار سب تعریف تیرے ہی لئے ہے۔“

اس کے بعد پھر دل و زبان سے اللہ اکبر کہے اور اپنے مولا کے سامنے سجدے میں گر جائے اور یکے بعد دیگرے دو سجدے کرے اور ان سجدوں میں اللہ تعالیٰ کا پورا دھیان کر کے، اپنے سامنے اس کو حاضر و ناظر جان کے اور اس کو اپنا مخاطب بنا کے زبان اور زبان کے ساتھ دل و جان سے کم از کم تین مرتبہ کہے:

﴿سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى﴾

ترجمہ: ”پاک ہے میرا پروردگار جو بہت اونچی شان والا ہے۔“

سجدے کی حالت میں جس وقت یہ کلمہ زبان پر ہو، اس وقت دل میں اپنی عاجزی اور کمتری کا اور اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اور بے حد بلندی کا پورا دھیان ہونا چاہیئے۔ یہ دھیان اور یہ خیال جتنا زیادہ اور جتنا گہرا ہوگا، نماز اتنی ہی زیادہ اچھی اور زیادہ قیمتی ہوگی، کیونکہ یہ دھیان و خیال نماز کی روح ہے۔

یہ صرف ایک رکعت کا بیان ہوا، پھر جتنی رکعت نماز پڑھنی ہو اسی طرح پڑھنی چاہئے۔ البتہ یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ صرف پہلی ہی رکعت میں پڑھا جاتا ہے۔

نماز کے آخر اور درمیان میں جب بیٹھتے ہیں تو التحیات پڑھتے ہیں، جو نماز کا خلاصہ اور جوہر ہے۔ التحیات کے الفاظ یہ ہیں:

﴿اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.﴾

ترجمہ: ''تمام قولی اور بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ آپ پر اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سلام ہو اور اللہ کی رحمت و برکت نازل ہو۔ سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔''

تین اور چار رکعت والی نمازوں میں جب دوسری رکعت پر بیٹھتے ہیں تو صرف التحیات ہی پڑھی جاتی ہے اور آخری رکعت پر جب بیٹھتے ہیں تو التحیات کے بعد درود شریف اور ایک دعا بھی پڑھتے ہیں۔

درود شریف یہ ہے:

﴿اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝﴾

ترجمہ: ''اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی آل پر خاص رحمت فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت کی۔ تو بڑی تعریفوں والا، بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر برکتیں نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکتیں نازل کیں۔ تو بڑی تعریفوں والا، بزرگی والا ہے۔''

اس کے بعد یہ دعا پڑھیں اور سلام پھیر دیں:

﴿اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ

الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.﴾

تَرْجَمَۃ: ”اے میرے اللہ! میں نے اپنی جان پر بڑا ظلم کیا (اور تیری فرمانبرداری اور عبادت میں مجھ سے بڑا قصور ہوا) اور تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں، پس تو مجھے محض اپنے فضل سے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، تو بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔“

سلام پھیرتے وقت یوں کہیں:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ط﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی اتنی فکر تھی کہ بالکل آخری وقت، جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو رہے تھے اور زبان سے کچھ فرمانا بھی مشکل تھا، اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو نماز پر قائم رہنے اور نماز کو قائم رکھنے کی بڑی تاکید اور وصیت فرمائی تھی۔

جو مسلمان آج نماز نہیں پڑھتے اور نہ نماز کو قائم کرنے اور رواج دینے کی کوئی کوشش کرتے ہیں، خدارا وہ سوچیں کہ قیامت کے دن وہ کس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آنکھ ملا سکیں گے، جبکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت کو بھی پامال کر رہے ہیں۔

آیئے ہم سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے الفاظ میں دُعا کریں:

﴿رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ﴿﴾ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿﴾ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿﴾﴾

تَرْجَمَۃ: ”اے پروردگار! آپ مجھ کو اور میری نسل کو نماز قائم کرنے والا بنا دیجیے۔ اے رب! میری دعا کو قبول کر لیجیے۔ اے پروردگار! مجھ کو اور میرے والدین کو اور سب ایمان والوں کو قیامت کے دن بخش دیجیے۔“

نماز کے بعد کی دعائیں

سلام پھیرنے کے بعد مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے وقت کو مدِنظر رکھتے ہوئے جو دعائیں مانگ سکتے ہیں، مانگیں:

۱ ﴿اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ﴾

ترجمہ: ''اللہ تو سلامت رہنے والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی مل سکتی ہے۔ تو بابرکت ہے، اے بزرگی اور عظمت والے۔''

۲ ﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝﴾

ترجمہ: ''اے ہمارے رب عطا فرما ہمیں دُنیا میں بھی اچھائی اور بھلائی اور آخرت میں بھی اچھائی اور بھلائی اور بچا تو ہمیں آگ کے عذاب سے۔''

۳ ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وقفه وَاغْفِرْ لَنَا وقفه وَارْحَمْنَا وقفه اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

ترجمہ: ''اے رب ہمارے نہ پکڑ ہم کو اگر بھول جائیں یا چوک جائیں۔ اے رب ہمارے اور نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری جیسا کہ رکھا تھا ہم سے پہلے لوگوں پر۔ اے رب ہمارے اور نہ اُٹھوا ہم سے وہ چیز جس کی طاقت ہم کو نہیں۔ اور درگزر کر ہم سے اور بخش دے ہمیں اور رحم کر ہم پر،

تو ہی ہمارا مالک ہے، تو غالب کر ہم کو کافر لوگوں پر۔“

۴ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْلِی وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ
﴾

ترجمہ: ”اے رب ہمارے بخشنا مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور تمام مومنین کو جس دن حساب قائم ہو۔“

۵ ﴿یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ﴾

ترجمہ: ”اے پلٹنے والے دلوں کے مضبوط رکھنا دل میرا اپنے دین پر۔“

۶ ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ خَطَئِیْ وَعَمَدِیْ.﴾

ترجمہ: ”یا اللہ بخش دے میرے گناہ نادانستہ و دانستہ۔“

۷ ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی.﴾

ترجمہ: ”یا اللہ بخش دے مجھے اور رحم کر مجھ پر اور شامل کر مجھے اعلیٰ رفیقوں میں۔“

۸ ﴿اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا﴾

ترجمہ: ”یا اللہ میرا حساب آسانی سے لیجیو۔“

۹ ﴿اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ﴾

ترجمہ: ”یا اللہ مجھے آگ (جہنم کی) سے بچائیو۔“

۱۰ ﴿اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ﴾

ترجمہ: ”یا اللہ مجھ پر قرآنِ عظیم کے بطفیل رحمت نازل فرما۔“

۱۱ ﴿اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ﴾

ترجمہ: ”اے اللہ میری مدد فرما تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔“

⑫ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے سر مبارک پر داہنا ہاتھ رکھتے اور یہ پڑھتے:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ. اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ ط﴾ (طبرانی)

ترجمہ: ”میں نے اللہ کے نام کے ساتھ نماز ختم کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) جو رحمٰن و رحیم ہے۔ اے اللہ! تو مجھ سے فکر اور رنج کو دور فرما دے۔ (آمین)۔“

نماز کی طرف رغبت اور دلچسپی اور اس کی پابندی کیسے ہو؟

یہ خیال دل میں اکثر آتا ہے اور شیطان بھی اسی طرح کی سوچ ڈالتا رہتا ہے کہ نماز کی پابندی ایک بہت ہی مشکل امر ہے۔ لیکن آپ ذرا غور کریں کیا آپ کو شروع میں اپنے اسکول یا مدرسے کی پابندی کرنے میں مشکل نہیں ہوتی تھی؟ بے شک زیادہ تر بچوں کا جواب یہی ہوگا کہ شروع شروع میں کافی دقت پیش آتی ہے۔ لیکن جوں جوں آپ ہمت کرتے ہیں اور آپ کے والدین اور بزرگ آپ کو اس کی اہمیت کے بارے میں بتاتے رہتے ہیں، تو پھر آپ کو اس کام میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔

بالکل اسی طرح جب آپ نماز کی بھی نیت اور ہمت کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے (مدد کی) دعا بھی مانگیں گے تو آپ خود محسوس کرنے لگیں گے کہ نہ صرف یہ مشکل آسانی میں بدل رہی ہے، بلکہ آپ کو نماز میں ایک خاص قسم کا مزہ بھی آنے لگے گا۔ اور پھر اگر کوئی نماز چھوٹنے لگے گی تو آپ پر بہت گراں اور مشکل گزرے گی۔ لہٰذا آپ ہمت کریں، اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کریں اور نماز کی عادت بنانے کی کوشش کریں۔ جب آپ یہ اہتمام کرلیں گے تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ اس کو آسانی کے ساتھ اور پابندی سے ادا نہ کرسکیں۔

دعائے قنوت

﴿اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط﴾

ترجمہ: ’’الٰہی ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے، الٰہی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف دوڑتے اور خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔‘‘

اٰیَةُ الْکُرْسِیْ

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ

يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَابَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَاشَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾

ترجمہ: ”اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ زندہ ہے (کارخانہ عالم کو) قائم رکھنے والا ہے۔ نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کی جناب میں (کسی کی) سفارش کرے۔ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور لوگ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنی وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور ان کی حفاظت اس کو تھکاتی نہیں اور وہ عالی شان عظمت والا ہے۔“

دعائے تراویح

﴿سُبْحَانَ ذِى الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِى الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ ؕ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِىْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ؕ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِىْ مِنَ النَّارِ ؕ يَامُجِيْرُ يَامُجِيْرُ يَامُجِيْرُ ؕ﴾

ترجمہ: ”پاک ہے وہ زمین کی بادشاہی اور آسمانوں کی بادشاہی والا

پاک ہے وہ عزت اور بزرگی اور ہیبت اور قدرت والا اور بڑائی اور دبدبے والا۔ پاک ہے بادشاہ (حقیقی) زندہ جو سوتا نہیں اور نہ مرے گا۔ بہت ہی پاک ہے اور بہت ہی مقدس ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور روح کا پروردگار۔ الٰہی ہم کو دوزخ سے پناہ دے۔ اے پناہ دینے والے۔ اے پناہ دینے والے۔ اے پناہ دینے والے۔"

دین کی اہم اصطلاحات

مسلمانوں کو کاموں کے کرنے یا نہ کرنے کے بارے مکمل معلومات ہونی چاہیئے۔اس کے لئے ضروری ہے کہ ان کاموں کی اقسام کا بھی علم ہو۔

❶ فرض: فرض وہ کام ہیں جن کو بغیر کسی عذر، یعنی شرعی وجہ کے چھوڑا نہیں جا سکتا۔ ایسے کاموں کو مثلاً نماز، بغیر کسی شرعی وجہ یا مجبوری کے چھوڑنے والا سخت عذاب کا مستحق ہوتا ہے اور فاسق کہلاتا ہے۔ اگر کوئی فرض سے انکار کرے تو وہ کافر ہے۔

❷ واجب: واجب کاموں کو بھی بلا عذر چھوڑنے والا عذاب کا مستحق ہے۔ البتہ جو اس سے انکار کرے وہ فاسق ہے، کافر نہیں۔ واجب کی سب سے آسان مثال عشاء کی نماز کے تین وتر ہیں۔

❸ سنت: سنت وہ کام ہیں جن کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کیا ہو۔ ان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک سنتِ موکدہ جس کے کرنے کی تاکید ہے اور بلا عذر چھوڑنے والا اور عادت بنانے والا گناہگار اور فاسق ہے۔ دوسری قسم سنتِ غیر موکدہ ہے جس کے کرنے پر ثواب ملتا ہے اور چھوڑنے پر گناہ نہیں۔

❹ مستحب: مستحب وہ کام ہیں جن کے کرنے پر ثواب ملتا ہے اور نہ کرنے پر کسی قسم کا گناہ نہیں۔ اس کو نفل بھی کہتے ہیں۔

❺ مکروہ: مکروہ کاموں کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک مکروہِ تنزیہی جن کے نہ کرنے میں ثواب اور کرنے میں گناہ نہیں۔ دوسرا مکروہِ تحریمی جن کا بلا عذر کرنے والا گناہگار اور فاسق ہے۔

❻ حرام: حرام کام وہ ہیں جن کا کرنے والا فاسق اور سخت عذاب کا مستحق ہے اور حرام کاموں کو حرام نہ ماننے والے کافر ہیں۔

حلال اور حرام کا بنیادی فرق

اسلام دینِ فطرت (Natural Religion) ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں اپنے ماننے والوں کی اسلام نے رہنمائی کی ہے۔ حلال حاصل کرنے اور حرام سے بچنے کے لئے قرآنِ کریم میں مختلف مقامات پر تاکید آئی ہے۔

حلال سے ہر وہ چیز اور اس کا استعمال مراد ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہو۔ اور حرام سے مراد ہر وہ چیز اور اس کا استعمال ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿يَآ اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝﴾ (المؤمنون: ۵۱)

ترجمہ: ”اے گروہِ انبیاء حلال اور پاک چیزیں کھاؤ، اور نیک عمل کرو، میں تمہارے اعمال کی حقیقت سے واقف ہوں۔“

ایک حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حرام کھانے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ بہت سے لوگ عبادت وغیرہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں

مانگتے ہیں، مگران کا کھانا پینا حرام کا ہوتا ہے تو ان کی دعائیں قبول نہیں ہوتی۔ ایک اور حدیث ہے کہ: سے جب کوئی بندہ اپنے پیٹ میں حرام لقمہ ڈالتا ہے تو چالیس (۴۰) روز تک اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا اور جس شخص کا گوشت حرام مال سے بنا ہو، اس گوشت کے لئے تو جہنم کی آگ ہی لائق ہے۔

اسی طرح دینِ اسلام میں حلال اور جائز طریقوں سے روزی اور رزق حاصل کرنے اور ایمانداری کے ساتھ تجارت اور کاروبار کرنے کی بڑی فضیلت بتائی گئی ہے۔ ایک حدیث کے مطابق ''حلال کمائی کی تلاش بھی دین کے مقررہ فرائض کے بعد ایک فریضہ ہی ہے۔''

حرام کی کمائی کی چند صورتیں

رشوت (Bribe): آج کل بہت عام ہے، جبکہ رشوت کا مال حرام ہے۔ رشوت کا نام ہدیہ یا تحفہ رکھ لیا جائے تب بھی حرام ہی رہتی ہے۔

اسی طرح سود (Interest) چاہے کم ہو یا زیادہ، عوام سے لیا جائے یا کسی بھی ادارے، آرگنائزیشن (Organization) یا بینک (Bank) سے، وہ سب حرام ہے۔

اسی طرح ہر وہ ملازمت حرام ہے جس کی بنا پر گناہ میں مبتلا ہونا پڑتا ہو۔ کیونکہ گناہ کرنا اور گناہ کی مدد کرنا دونوں حرام ہیں۔

حرام چیزوں کی تجارت یا ٹریڈنگ (Trading) بھی حرام ہے اور اس پر نفع بھی حرام ہے۔

شراب، سور، خون، مردار، جاندار کی تصویریں، مورتیاں، ان سب چیزوں کی خرید وفروخت حرام ہے۔

جوا کھیلنا بھی حرام ہے۔ اس میں گھڑ دوڑ، تاش شرط کے ساتھ اور اس طرح کے دوسرے کھیل شرط لگا کر کھیلنا بھی حرام ہیں۔

غصب، چوری اور ڈاکہ کے ذریعہ حاصل کی ہوئی رقم یا مال اور سامان بھی حرام ہے۔

حرام مال کا وبال

کبھی کبھی لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ حرام سے حاصل کئے ہوئے مال میں سے صدقہ کر دیا جائے تو باقی مال حلال ہو جاتا ہے۔ ہمیں یہ خوب سمجھ لینا چاہئے کہ حرام میں سے صدقہ کرنا تو اور بھی گناہ کا کام ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"اللہ تعالیٰ پاکیزہ (حلال) ہی کو قبول فرماتے ہیں"

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے اور یہ فرشتہ ہر دن اور ہر رات یہ آواز لگاتا ہے کہ جو شخص حرام کھائے گا، اللہ تعالیٰ اس کے نہ فرض قبول فرمائیں گے اور نہ نفل۔" (کتاب الکبائر)

مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے حرام کھانے کے مندرجہ ذیل نقصانات بیان کئے ہیں:

۱. انسان کے دل سے نور نکل جاتا ہے۔
۲. طبیعت کے اندر سستی اور کاہلی پیدا ہو جاتی ہے۔
۳. انسان کے دل میں برے خیالات بہت زیادہ پیدا ہوتے ہیں اور اس کا دل برے کاموں کی طرف بے حد راغب ہوتا ہے۔
۴. انسان کی طبیعت نیک کام کی طرف سے ہٹ جاتی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حرام کھانے سے انسان دین سے دور ہو جاتا ہے اور اس کی آخرت برباد ہونے لگتی ہے۔

حلال روزی کی برکات

حلال سے کمایا ہوا مال چاہے کم ہی کیوں نہ ہو، اس میں اللہ تعالیٰ بے انتہا برکت پیدا کر دیتا ہے۔ برکت مختلف طریقوں سے ہوتی ہے۔ مثلاً ایک شخص کے پاس حلال کا مال ہے اور کم ہے، مگر اس کی تمام ضروریاتِ زندگی پوری ہو جاتی ہیں۔ لیکن کسی غیر ضروری خرچ سے واسطہ نہیں پڑتا جیسے کوئی ناگہانی حادثہ، بیماری وغیرہ یا کاروبار یا گھر کی کسی چیز کا نقصان نہیں ہوتا۔

اس کے برعکس اگر حرام سے کمایا ہوا مال چاہے دیکھنے میں بہت زیادہ ہو، لیکن اس میں برکت نہیں ہوتی۔ ناگہانی حادثات، مہلک بیماریاں یا حادثات یا مال یا کاروبار میں نقصان ہو جاتا ہے۔ اس کو بے برکتی کہا جاتا ہے۔

ہماری ہمت اور اللہ کی مدد

آج کل کے حالات میں یوں تو حرام سے بچنا بظاہر بہت مشکل لگتا ہے لیکن آپ (یقین کریں کہ اگر آپ اور ہم) ہمت کریں اور اللہ تعالیٰ سے حلال حاصل کرنے اور کھانے اور حرام سے بچنے کی توفیق کے لئے دعا کریں تو اللہ تعالیٰ یقیناً ہماری مدد کرے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر نہایت مہربانی اور رحم کرنے والا ہے اور وہ اپنے بندے سے ستر (۷۰) ماؤں سے بھی کہیں زیادہ محبت کرتا ہے۔ ہم اگر اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے کے لئے ایک قدم بڑھاتے ہیں تو وہ ہماری طرف دوڑ کر ہماری مدد کو آتا ہے۔

حرام کی بھی کئی صورتیں ہیں۔ کچھ تو براہ راست حرام چیزیں ہیں مثلاً: مردار کا گوشت، سور کا گوشت، شراب، جوا، چوری، ڈاکہ، یا کسی کی چیز یا مال پر ناجائز قبضہ کرنا، ناپ تول میں کمی، دھوکہ دہی یا فراڈ (Fraud) وغیرہ۔

لیکن کچھ کام ایسے ہیں جو بظاہر حرام نہیں لگتے، لیکن دراصل وہ بھی حرام ہی میں

شامل ہیں۔ مثلاً: کسی کام میں جان بوجھ کر کوتاہی کرنا جیسے دفتر یا اسکول کے اوقات میں کام یا پڑھائی کے بجائے کھیل یا فضول باتوں میں وقت ضائع کرنا۔

اسی طرح اگر والدین یا بزرگوں نے کسی خاص چیز کے لئے پیسے دیئے ہوں مثلاً: کتاب خریدنے کے لئے اور پھر ان پیسوں سے ان کی اجازت کے بغیر کسی اور چیز کا خرید لینا، یہ خرچ بھی حرام کے زمرے (Category) میں آتا ہے۔ لہٰذا ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہنا چاہیے کہ ہم ہر طرح کے حرام سے خود کو بھی بچائیں اور اپنے مسلمان بھائیوں کو بھی اس سے بچنے کی تلقین کرتے رہیں۔ اس طرح ہماری زندگی میں برکت آنا شروع ہو جائے گی اور دین پر چلنا بھی آسان لگے گا۔

مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق

ہر مسلمان پر قرآنِ مجید کے پانچ حقوق عائد ہوتے ہیں۔

1. ایمان و تعظیم۔
2. تلاوت۔
3. تذکر۔
4. قرآنی تعلیمات پر عمل۔
5. تبلیغ۔

پہلا حق ...... ایمان و تعظیم:

قرآن کریم پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ زبان سے اقرار کیا جائے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو برگزیدہ فرشتہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اس اقرار

سے انسان دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔

دوسرا حق ......تلاوت:

تلاوتِ کلام پاک ایک بہت بڑی عبادت ہے اور ایمان کو تر و تازہ رکھنے کا موثر ترین ذریعہ ہے۔ قرآنِ پاک صرف ایک بار پڑھ لینے کی چیز نہیں ہے، بلکہ اس کو بار بار پڑھنا چاہیئے اس لئے کہ یہ روح کی غذا ہے۔

تیسرا حق ......تَذَکُّر:

قرآنِ کریم کا تیسرا حق یہ ہے کہ اسے سمجھا جائے۔ خود قرآن کریم اپنے آپ کو جا بجا "ذکرٰی" اور "تذکرہ" کے الفاظ سے تعبیر کرتا ہے۔

چوتھا حق ......قرآنی تعلیمات پر عمل:

ہر مسلمان پر قرآن مجید کا چوتھا حق یہ ہے کہ اس پر عمل کرے۔ قرآنِ مجید "ھُدًی لِّلنَّاسِ" ہے یعنی انسانوں کے لئے رہنما ہے۔ اور اس کا مقصدِ نزول ہی یہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے۔

صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک ایک سورت کے غور و فکر میں کئی کئی سال صرف کر دیتے تھے اور اس وقت تک آگے نہیں بڑھتے تھے جب تک انہیں یہ اطمینان نہیں ہو جاتا تھا کہ جتنا انہوں نے سیکھا اور پڑھا ہے، اس پر عمل کی توفیق بھی اُنہیں حاصل ہوگئی ہے۔

پانچواں حق ......تبلیغ:

قرآنِ کریم کا پانچواں حق یہ ہے کہ اسے دوسروں تک پہنچایا جائے یعنی اس کی تبلیغ کی جائے۔

قرآنِ کریم خود اپنے مقصدِ نزول کی تعبیر ان الفاظ میں کرتا ہے۔

ترجمہ: ’’یہ قرآن پہنچا دینا ہے لوگوں کے لئے اور تا کہ وہ اس کے ذریعے خبردار کردیئے جائیں۔‘‘ (سورہ ابراہیم:۵۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل ۲۳ برس محنت کر کے قرآنِ مجید کی تبلیغ کا حق ادا فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی امانت اس کے بندوں تک پہنچادی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان پانچوں حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

تجوید سے قرآن پڑھنے کی اہمیت

حدیث شریف میں ہے:

* ﴿زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ.﴾ (ابوداؤد، مسند احمد ابن ماجہ)

ترجمہ: ’’اپنی آوازوں کے ذریعہ قرآن کو زینت بخشو۔‘‘

* ﴿حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا.﴾ (الدارمی)

ترجمہ: ’’اپنی آوازوں کے ذریعہ قرآن کو حسن بخشو، کیونکہ اچھی آواز قرآن کے حسن کو دوبالا کرتی ہے۔‘‘

قرآنِ کریم جو خالقِ دو جہاں کا کلام ہے اور پیغام ہے اپنے بندوں کے نام، اس پر ایمان لانا اور بہتر طریقہ سے اس کا پڑھنا، سمجھنا، عمل کرنا اور دوسروں تک پہنچانا ہم سب پر فرض ہے۔ قرآنِ کریم پر ایمان لانے کے فوراً بعد جس حق کی ادائیگی سب سے پہلے شروع ہو جاتی ہے وہ اس کی بہتر تلاوت ہے۔ اور اس کی بہتر تلاوت کا طریقہ وہی ہستی بہتر بتا سکتی ہے جس کے قلبِ مطہر پر قرآن کریم نازل ہوا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’قرآن کو عرب کے لب ولہجہ اور آواز میں پڑھو۔‘‘

یہ بات ہمیں متوجہ کرتی ہے کہ قرآنِ کریم کو پڑھنے کے لئے تجوید وترتیل کا اہتمام ضروری ہے۔

قواعد تجوید

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا﴾ (المزمل: ٤)

تجوید کے معنی

کسی چیز کو عمدہ کرنا، اچھا کرنا اور اصطلاح قراء میں ہر حرف کو اس کے مخرجِ مقررہ سے تمام صفاتِ (لازمہ وعارضہ) کے ساتھ بغیر کسی تکلف کے سہولت سے ادا کرنے کو تجوید کہتے ہیں۔

ارکانِ تجوید

تجوید کے چار بنیادی ارکان ہیں، جن کو جانے اور سمجھے بغیر تجوید کی عمارت کا بننا اور کھڑا ہونا مشکل ہے۔

۱ حروف کے مخارج کو پہچاننا۔
۲ صفات کو پہچاننا۔
۳ حروف کے احکام کو پہچاننا۔
۴ بذریعہ مشق زبان کو صحیح حرف ادا کرنے کا عادی بنانا۔

تجوید کا حکم

قرآنِ کریم میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ قرآنِ کریم کو ترتیل کے ساتھ پڑھا جائے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب ترتیل کے معنی پوچھے گئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے فرمایا:

”اَلتَّرْتِیْلُ هُوَ تَجْوِیْدُ الْحُرُوْفِ وَ مَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ.“

تَرجَمہ: ”ترتیل دراصل حروف کو عمدگی کے ساتھ ادا کرنا اور وقف کے مواقع کا جاننا ہے۔“

علم تجوید کے فوائد

❶ دل کا قرار اور ثبات حاصل ہوگا۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہے:

﴿كَذَالِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيلًا.﴾ (الفرقان: ۳۲)

تَرجَمہ: ”اسی طرح اُتارا (یہ قرآن) تاکہ ثابت رکھیں ہم اس سے تیرا دل اور پڑھ سنایا ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر۔“

❷ اللہ جلّ شانہٗ کا قرب حاصل ہوگا۔

❸ اللہ تعالیٰ کی رضا کے نتیجہ میں جنت کا حقدار ہوگا۔

❹ دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل ہوگی۔

❺ الفاظ کی عمدگی اور درستگی کے نتیجہ میں تفکر اور تدبر کی صلاحیت پیدا ہوگی۔

❻ قرآنِ کریم کے حق کی ادائیگی کا اہتمام ہوگا۔

مراتب تجوید

تجوید کے ساتھ قرآنِ کریم کی تلاوت تین مراتب اور مدارج میں کی جاسکتی ہے۔

❶ ترتیل...... قرآنِ مجید کو بہت اطمینان اور عمدگی کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔ تمام مخارج اور صفات کا لحاظ رکھتے ہوئے پڑھنا۔

❷ تدویر...... درمیانی رفتار کے ساتھ پڑھنا۔ نہ بہت آہستہ اور نہ بہت تیز۔ (جیسے عمومی تلاوت اور نماز میں پڑھا جاتا ہے۔)

۳ **حدر**......قواعدِ تجوید کا لحاظ رکھتے ہوئے تیزی کے ساتھ پڑھنا۔
(جیسے تراویح میں پڑھا جاتا ہے۔)

تجوید اور حسنِ قرأت میں فرق

تجوید کے معنی ہیں: الفاظ کی ادائیگی، عمدگی اور صحیح مخارج اور صفات کا لحاظ رکھتے ہوئے تلاوت کی جائے مگر حسنِ آواز کا اہتمام نہ ہو۔
حسنِ قرأت کے معنی ہیں: الفاظ کی صحیح اور عمدہ ادائیگی اور مخارج اور صفات کا لحاظ رکھتے ہوئے تلاوت کی جائے اُس کے ساتھ حسنِ آواز کا اہتمام بھی ہو۔

معروف اور مجہول کی تعریف

قرآنِ کریم کی تلاوت کو بہتر انداز میں کرنے کے لئے معروف اور مجہول طریقہ کی واقفیت ضروری ہے۔
معروف:...... وہ طریقہ ہے جو اہلِ عرب کے نزدیک جانا پہچانا ہو اور ان کے کان اس طریقۂ ادائیگی سے شناسا ہوں اور حروف کی ادائیگی خالص اور صفائی کے ساتھ ہو اور سمجھ میں آنے والی ہو۔ کسی دوسری حرکت کا شائبہ نہ ہو اور حروف کی ادائیگی با۔ تا۔ ثا کی آواز میں ہو۔
مجہول:...... وہ طریقہ ہے جن سے اہل عرب نا آشنا ہوں اور حروف کی ادائیگی صفائی اور عمدگی کے ساتھ نہ ہو اور سننے والے کے کانوں پر بوجھ اور صفائی کے ساتھ سنائی نہ دے سکے۔ حرکات کی ادائیگی بے۔ تے۔ ثے کی آوازوں میں کی جائے۔ پورے قرآن میں صرف ایک حرف مجہول پڑھا گیا ہے اور وہ امالہ کی ”را“ کہلاتی ہے۔ (جو قرآنِ مجید کے پارہ نمبر ۱۲ کی آیت (بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا) میں ”را“ کو ”رے“ کی طرح پڑھیں گے۔

لحن کی تعریف

خلافِ تجوید تلاوت کرنے کو لحن کہتے ہیں۔ لحن سے تلاوت فاسد ہو جاتی ہے اور گناہ لازم ہو جاتا ہے۔

تجوید کی اہمیت کو جانتے ہوئے امتِ مسلمہ پر یہ لازم ہے کہ ہم رب العالمین کے کلام کو صحیح طریقہ سے پڑھیں اور تلاوت کا حق ادا کریں۔

تجوید کے اصول

سُؤال (۱): تجوید کے کیا معنی ہیں؟

جَواب: تجوید کے معنی خوبصورت بنانا، سنوارنا یا آراستہ کرنا ہے۔

سُؤال (۲): تجوید کے خلاف قرآن پڑھنا کیا کہلاتا ہے؟

جَواب: تجوید کے خلاف قرآن پڑھنا لحن کہلاتا ہے۔

سُؤال (۳): لحن کی کتنی قسمیں ہیں؟ نام بتایئے؟

جَواب: لحن کی دو قسمیں ہیں:

1. لحن جلی
2. لحن خفی

سُؤال (۴): لحن جلی کے کیا معنی ہیں؟ مثال دیجئے۔

جَواب: لحن جلی کے معنی ہیں بڑی غلطی یعنی ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دیا جائے جیسے:

اَلْحَمْدُ کی جگہ اَلْھَمْدُ۔

سُؤال (۵): لحن خفی کے کیا معنی ہیں؟ مثال دیجئے۔

جَواب: لحن خفی سے مراد چھپی ہوئی یا پوشیدہ غلطی ہے۔ اس طرح پڑھنا مکروہ ہے۔

مثلاً:

رَبَّنَا...... میں - ”ر“- کو باریک پڑھنا۔

بِسْمِ اللّٰہِ...... کے - ”ل“ - کو موٹا پڑھ دینا۔

سُؤال⑥: نرمی والے حروف کتنے ہیں؟ نام بتایئے۔

جَواب: نرمی والے حروف تین ہیں:

ث —— ذ —— ظ

سُؤال⑦: سختی اور سیٹی والے حروف کتنے ہیں؟ نام بتایئے۔

جَواب: سختی اور سیٹی والے حروف تین ہیں:

ز —— س —— ص

سُؤال⑧: کبھی موٹے اور کبھی باریک پڑھے جانے والے حروف کتنے ہیں؟ نام بتایئے۔

جَواب: کبھی موٹے اور کبھی باریک پڑھے جانے والے حروف تین ہیں:

ا —— ل —— ر

سُؤال⑨: حروف تہجی کتنے ہیں؟ نام بتایئے۔

جَواب: حروف تہجی ۲۹ ہیں:-الف - سے - ی -تک۔

سُؤال⑩: حروفِ حلقی کتنے ہیں؟ نام بتایئے۔

جَواب: حروف حلقی چھ ہیں:

ء —— ہ —— ع —— ح —— غ —— خ

سُؤال⑪: حروف مستعلیہ کتنے ہیں؟ اور وہ کیسے پڑھے جاتے ہیں؟

جَواب: حروف مستعلیہ سات ہیں اور وہ موٹے پڑھے جاتے ہیں:

خ —— ص —— ض —— غ —— ط —— ق —— ظ

(خُصَّ، ضَغْطٍ، قِظْ)

سُؤال⑫: حرکات کی کتنی قسمیں ہیں؟ نام بتایئے۔

جواب: حرکات کی دو قسمیں ہیں:

❶ پڑی حرکات۔

❷ کھڑی حرکات۔

سوال ⑬: پڑی حرکات کس کو کہتے ہیں؟

جواب: زبر، زیر اور پیش کو پڑی حرکات کہتے ہیں۔

سوال ⑭: پڑی حرکات پڑھتے ہوئے کن باتوں کا خیال رکھتے ہیں؟

جواب: پڑی حرکات پڑھتے ہوئے تین باتوں کا خیال رکھتے ہیں:

❶ کھینچ کر نہیں پڑھتے۔

❷ جھٹکا نہیں دیتے۔

❸ مجہول نہیں پڑھتے۔

بغیر کھینچے، معروف اور متوسط طریقے سے پڑھتے ہیں۔

سوال ⑮: کھڑی حرکات کسے کہتے ہیں؟

جواب: کھڑا زبر، کھڑی زیر اور الٹے پیش کو کھڑی حرکات کہتے ہیں۔

سوال ⑯: کھڑی حرکات کو کیسے پڑھتے ہیں؟

جواب: ایک الف کی مقدار کھینچ کر پڑھتے ہیں۔

سوال ⑰: تنوین کسے کہتے ہیں؟

جواب: دو زبر، دو زیر، دو پیش کو تنوین کہتے ہیں۔

سوال ⑱: تنوین کو کیسے پڑھتے ہیں؟

جواب: تنوین کو غنہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

سوال ⑲: غنہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: آواز کو ناک میں چھپا کر پڑھنے کو غنہ کہتے ہیں۔

سوال ⑳: غنہ کی مقدار کتنی ہے؟

جواب: غنہ کی مقدار ایک الف کے برابر ہے۔

سوال (۲۱): تنوین پر وقف کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: دو زبر کی تنوین پر وقف کرتے ہوئے ایک زبر میں بدل دیں گے اور ایک الف کی مقدار کھینچ کر وقف کریں گے۔ جیسے:

اَبَدًا (اَبَدَا ؕ)

دو زیر دو پیش پر وقف کرتے ہوئے آخری حرف کو ساکن کر دیں گے۔ مثلاً:

کَبَدٍ. کَبَدْ ؕ

اَحَدٌ. اَحَدْ ؕ

سوال (۲۲): جزم کسے کہتے ہیں؟

جواب: اس دال نما مڑی شکل کو جزم کہتے ہیں۔ جس حرف پر جزم آجائے وہ ساکن کہلاتا ہے۔ مثلاً:

جَدْ. مَنْ.

سوال (۲۳): ساکن حرف کتنی بار پڑھا جاتا ہے؟

جواب: ساکن حرف اپنے پہلے والے متحرک حرف سے مل کر ایک بار پڑھا جاتا ہے۔ ساکن حرف کو پڑھتے ہوئے اس کی آواز اس کے مخرج میں رک جاتی ہے۔

سوال (۲۴): قلقلہ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: قلقلہ کے معنی حرف کے مخرج میں حرکت کا پیدا ہونا یا آواز کا پلٹ آنا ہے۔

سوال (۲۵): حروف قلقلہ کتنے ہیں؟ نام بتائیے۔

جواب: حروف قلقلہ پانچ ہیں:

ق ــــ ط ــــ ب ــــ ج ــــ د (قُطْبُ جَدٍ)

سوال (۲۶): قلقلہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: قلقلہ کی دو قسمیں ہیں:

❶ **قلقلہ صغیر:** قلقلہ صغیر اس وقت ہوتا ہے جب یہ حروف ساکن ہوں خواہ درمیان میں ہو یا لفظ کے آخر میں۔ مثلاً:

قَدْ. اَبْ

❷ **قلقلہ کبیر:** یہ اس وقت ہوتا ہے جب یہ حروف مشدد بحالتِ وقف ہوں۔ مثلاً:

وَتَبَّ ٥.

سُؤال ۲۷: حروف مدہ کتنے ہیں اور ان کی پہچان کیا ہے؟

جَواب: حروف مدہ تین ہیں:

ا —— و —— ی ——

پہچان:

ـَا = "الف" خالی ہو اس سے پہلے حرف پر زبر ہو۔ جیسے: "جَا"

ـُوْ = "وْ" ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف پر پیش ہو۔ جیسے: "جُوْ"

ـِیْ = "یْ" ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف کے نیچے زیر ہو۔ جیسے: "جِیْ"

سُؤال ۲۸: حروف مدہ کو کیسے پڑھتے ہیں؟

جَواب: ایک الف کی مقدار کھینچ کر پڑھتے ہیں۔

سُؤال ۲۹: حروف لین کتنے ہیں اور ان کی کیا پہچان ہے؟

جَواب: حروف لین دو ہیں:

"و" —— اور —— "ی"

ـَوْ = "وْ" ساکن ہو اور اس سے پہلے زبر ہو۔ جیسے: "تَوْ"

ـَیْ = "یْ" ساکن ہو اور اس سے پہلے زبر ہو۔ جیسے: "تَیْ"

سُؤال ۳۰: حروف لین کو کیسے پڑھتے ہیں؟

جَواب: حروف لین کو نرمی سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ: حروف مدہ اور حروف لین میں کھینچ کر پڑھنے کا فرق ہے۔

سُؤال ⑶①: مد کے کیا معنی ہیں؟

جَواب: مد کے معنی کھینچنا، لمبا کرنا اور دراز کرنا ہے۔

سُؤال ⑶②: مد کی کتنی قسمیں ہیں؟ اور ان کے کھینچنے کی کیا مقدار ہے۔

جَواب: مد کی دو قسمیں ہیں:

① چھوٹا مد (ـــٓ)

② بڑا مد (ـــٓ)

چھوٹے مد کو دو سے تین الف کی مقدار کھینچ کر پڑھتے ہیں۔

بڑے مد کو تین سے پانچ الف کی مقدار کھینچ کر پڑھتے ہیں۔

سُؤال ⑶③: تشدید کسے کہتے ہیں؟ جس حرف پر تشدید آجائے اسے کیا کہتے ہیں؟

جَواب: تین دندانوں (ـــّ) والی شکل کو تشدید کہتے ہیں۔ جس حرف پر تشدید آجائے وہ حرفِ مشدد کہلاتا ہے۔

سُؤال ⑶④: مشدد حرف کتنی بار پڑھا جاتا ہے؟

جَواب: مشدد حرف دو بار پڑھا جاتا ہے۔ ایک بار اپنے سے پہلے متحرک حرف سے ملا کر اور دوسری بار اپنی حرکت کے مطابق۔ جیسے:

اِنَّ. رَبَّ

سُؤال ⑶⑤: مشدد حرف کو کیسے پڑھتے ہیں؟

جَواب: مشدد حرف کو سختی اور جماؤ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

سُؤال ⑶⑥: لفظ اللہ کا "ل" کب موٹا پڑھا جاتا ہے اور کب باریک؟

جَواب: لفظ اَللّٰہُ اور اَللّٰھُمَّ کے "ل" سے پہلے اگر زبر یا پیش آجائے تو اس وقت "ل" کو موٹا پڑھیں گے۔ جیسے:

اَللّٰہُ. وَعْدُ اللّٰہِ.

اور اگر لفظ اللہ کے "ل" سے پہلے والے حرف پر زیر ہو تو باریک پڑھا جائے گا۔

جیسے:

لِلّٰهِ.

سُؤال (۳۷): ''را'' کتنی صورتوں میں موٹی پڑھی جاتی ہے؟

''رٗ'' کو موٹا پڑھنے کے قوائد

جَواب: قرآن پاک میں ''را'' مندرجہ ذیل طریقوں سے موٹی پڑھی جاتی ہے:

۱ ''ر'' حروفِ ہجا کی ''ر''۔

۲ ''رَ'' جب ''رٗ'' کے اوپر زبر آجائے۔...... اَمَرَ

۳ ''رُ'' جب ''رٗ'' کے اوپر پیش آجائے۔...... رُبَمَا

۴ ''رً'' جب ''رٗ'' کے اوپر دو زبر آجائے۔...... نُوْرًا

۵ ''رٌ'' جب ''رٗ'' کے اوپر دو پیش آجائے۔...... سُرُرٌ

۶ ''رٰ'' جب ''رٗ'' کے اوپر کھڑا زبر آجائے۔...... بُشْرٰی

۷ ''ـَ رْ'' جب ''رٗ'' ساکن ہو اس سے پہلے والے حروف پر زبر ہو۔...... اَرْسَلَ

۸ ''ـُ رْ'' جب ''رٗ'' ساکن ہو اس سے پہلے والے حرف پر پیش ہو۔...... اُرْسِلُوْا

۹ ''رَّ'' جب ''رٗ'' مشدد ہو اور اس پر زبر ہو۔...... اَلرَّحْمٰنُ

۱۰ ''رُّ'' جب ''رٗ'' مشدد ہو اور اس پر پیش ہو۔...... مَرُّوْا

۱۱ ''ـَـْ رْ'' جب ''رٗ'' ساکن ہو اس سے پہلے والا حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے والے حرف پر زبر ہو۔...... قَدْرُ ط (یہ حالت صرف وقف میں ہوتی ہے)

۱۲ ''ـُـْ رْ'' جب ''رٗ'' ساکن ہو اور اس سے پہلے والا حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے والے حرف پر پیش ہو۔...... اُمُوْرُ ط

۱۳ عارضی ''رْ'' ''رٗ'' ساکن ہو اس سے پہلے کسرئ عارضی ہو۔...... اِرْجِعِیْ

۱۴ ''ـِ رْ'' ''رٗ'' ساکن دو کلموں کے درمیان آجائے تو اس سے پہلے زیر ہونے کے

باوجود موٹا پڑھیں گے۔...... اَمِ ارْ تَابُوْ

⑮ "ـِـ رْ" "ر" ساکن ہو اس کے بعد حروف مستعلیہ میں کوئی حرف آجائے۔......

قِرْطَاسٍ

⑯ "رُ" وقف روم۔ وہ پیش والی "ر" جس پر روم کے ساتھ وقف کیا جائے۔......

مُنْتَصِرُ ط

⑰ "رٗ" جب "ر" کے اوپر الٹا پیش آجائے۔......کوئی مثال نہیں

سُؤال ㊳: "ر" کب باریک پڑھی جاتی ہے؟

"ر" کو باریک پڑھنے کے قوائد

"ر" کو مندرجہ ذیل طریقوں سے باریک پڑھتے ہیں:

① "رِ" جب "ر" کے نیچے زیر ہو۔...... رِجَالٌ

② "رٍ" جب "ر" کے نیچے دوزیر ہو۔...... قِطْرٍ

③ "رِّ" جب "ر" مشدد کے نیچے زیر ہو۔...... اَلرِّجَالُ

④ "ـِـ رْ" جب "ر" ساکن ہو اور اس سے پہلے والے حرف کے نیچے زیر ہو۔

...... شِرْعَةٌ

⑤ "ـِـ ـْ رْ" جب "ر" ساکن ہو اور اس سے پہلے والا حرف بھی ساکن ہو تیسرے والے حرف کے نیچے بھی زیر ہو۔

(بحالت وقف)...... حِجْرْ ط

⑥ "یْ رْ" جب "ر" ساکن ہو اس سے پہلے یائے ساکن ہو۔

(بحالتِ وقف)...... خَيْرْ ط

⑦ وقف "رِ" روم وہ زیر والی "ر" جس پر روم کے ساتھ وقف ہو۔...... وَالْفَجْرِ

⑧ امالہ والی "ر" کو بھی باریک پڑھتے ہیں۔...... مَجْرِهَا

سُؤال (۳۹): موٹا اور باریک پڑھنے کا کیا نام ہے؟

جَواب: موٹا پڑھنے کو تفخیم اور باریک پڑھنے کو ترقیق کہتے ہیں۔

اسی طرح موٹا حرف مُفَخَّمْ اور باریک حرف مُرَقَّقْ کہلاتا ہے۔

سُؤال (۴۰): امالہ سے کیا مراد ہے؟ اور امالہ قرآن مجید میں کتنی جگہ ہے؟

جَواب: امالہ کے معنی جھکانا یعنی الف کو یاء کی طرف جھکانا ہے۔

قرآن مجید میں یہ صرف سورۂ ھُوْدْ میں ایک جگہ ہے۔...... "مَجْرِٖهَا"

نون ساکن اور تنوین میں فرق

سُؤال (۴۱): نون ساکن اور تنوین میں کیا فرق ہے؟

جَواب: نون ساکن اور تنوین میں تین طرح فرق کیا جا سکتا ہے۔

❶ نون ساکنہ لکھا ہوا ہوتا ہے جیسے:...... "اَفَمَنْ"

نون تنوین لکھا ہوا نہیں ہوتا بلکہ بطور علامت اس کی جگہ دو زبر دو زیر یا دو پیش لکھے جاتے ہیں۔ مثلاً:

"اَحَدٌ ـــــ جُزْءًا ـــــ قُرَيْشٍ"

❷ نون ساکنہ وصل اور وقف دونوں حالتوں میں پڑھا جاتا ہے۔ مثلاً:

مِنْ قَبْلُ. اَلَمْ تَكُنْ:

❸ نون ساکن لفظ کے درمیان میں اور آخر میں ہر جگہ آ سکتا ہے۔ جیسے:

"اَنْعَمْتَ اور كُنْ"

مگر نون تنوین ہمیشہ آخر میں ہوتا ہے۔ جیسے:

"كُفُوًا"

نون ساکن اور تنوین کے قوائد

سُؤال (۴۲): نون ساکن اور تنوین کے کتنے قوائد ہیں؟

جواب: نون ساکن اور تنوین کے چار قوائد ہیں:

❶ اظہار۔

❷ ادغام۔

❸ اقلاب۔

❹ اخفاء۔

سؤال ﴿۴۳﴾: اظہار کے معنی بتایئے اور مثال دیجئے۔

جواب: ''اظہار'' کے معنی ہیں ظاہر کر کے پڑھنا۔''ن'' ساکن اور تنوین کے بعد حروف حلقی (ء- ہ- ع- ح- غ- خ) میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں غنہ نہیں کرتے بلکہ اظہار کرتے ہیں۔اس قاعدہ کا نام اظہارِ حلقی ہے۔مثلاً:

''اَنْعَمْتَ ـــــ کُلٌّ ـــــ اٰمَنَ.''

سؤال ﴿۴۴﴾: ادغام کے معنی بتایئے اور مثال دیجئے۔

جواب: ''ادغام'' کے معنی ہیں ملانا۔نون ساکن یا تنوین کے بعد

(یّ ـــــ رّ ـــــ مّ ـــــ لّ ـــــ وّ ـــــ نّ)

میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں ادغام ہوگا۔

❶ ادغام مع الغنہ۔

❷ ادغام بلا غنہ۔

❶ ادغام مع الغنہ: نون ساکن یا تنوین کے بعد

(یّ ـــــ نّ ـــــ مّ ـــــ وّ)

(ینمو) میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں ادغام مع الغنہ ہوتا ہے۔مثلاً:

ی = مَنْ یَّقُوْلُ. حِسَابًا یَّسِیْرًا

ن = اَنْ نَّقُوْلَ. نُوْرًا نَّهْدِیْ

م = مِنْ مَّآءٍ. نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ

و = مِنْ وَّالٍ. لَهَبٍ وَّتَبَّ

❷ ادغام بلاغنہ: نون ساکن یا تنوین کے بعد ''ل'' یا ''ر'' آجائے تو وہاں ادغام بلا غنہ کا قاعدہ ہوگا۔

ل = مِنْ لَّدُنْهُ. مَثْوًا لَّهُمْ

ر = مِنْ رَّبِّهِمْ. غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

❸ اقلاب: اقلاب کے معنی ہیں بدلنا۔

نون ساکن یا تنوین کے بعد حرف ''ب'' آجائے تو ایسی صورت میں نون تنوین کی آواز کو میم میں بدل کر پڑھیں گے اور قاعدہ کا نام اقلاب ہوگا۔ مثلاً:

مِنْۢ بَعْدِ۔ سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا۔

❹ اخفاء: اخفاء کے معنی ہیں ادھورا غنہ۔ نون ساکن یا تنوین کے بعد باقی بچے ہوئے پندرہ حروف:

(ت. ث. ج. د. ذ. ز. س. ش. ص. ض. ط. ظ. ف. ق. ك)

میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں پر اخفا کریں گے۔

اَنْتَ وَالْاُنْثٰى	وَالْاِنْجِيْلِ
دَكًّا دَكًّا	مُنْذِرٌ
مِنْ شَجَرَةٍ	فَانْصَبْ
اُنْظُرْ	اَنْقَصَ
مِنْ طِيْنٍ	عَنْ ضَيْفٍ

نوٹ: اظہار مطلق:

نون ساکن کے بعد اسی کلمہ میں حرف ''و'' یا ''ی'' آجائے تو وہاں اظہار مطلق کا قاعدہ ہوتا ہے۔ مثلاً:

اَلدُّنْيَا	قِنْوَانٌ

بُنْیَانٌ صِنْوَانٌ

سُؤال ④⑤: میم ساکن کے کتنے قاعدے ہیں؟ نام بتایئے:

جَواب: میم ساکن کے تین قاعدے ہیں:

❶ ادغام مع الغنہ۔

❷ اخفا شفوی۔

❸ اظہار شفوی۔

سُؤال ④⑥: ادغام مع الغنہ کب ہوتا ہے؟ مثال دیجئے۔

جَواب: میم ساکن کے بعد حرف ''م'' مشدد حالت میں آجائے تو وہاں ادغام مع الغنہ ہوگا۔ مثلاً:

وَلَكُمْ مَّا. لَكُمْ مِّنْهُ

سُؤال ④⑦: اخفا شفوی کب ہوتا ہے؟ مثال دیجئے۔

جَواب: ''م'' ساکن کے بعد حرف ''ب'' آجائے تو وہاں پر اخفا شفوی کا قاعدہ ہوتا ہے۔ مثلاً:

مَالَهُمْ بِهٖ۔ لَكُمْ بِهٖ

سُؤال ④⑧: اظہار شفوی کب ہوتا ہے؟ مثال دیجئے۔

جَواب: ''م'' ساکن کے بعد حرف ''ب'' اور ''م'' کے علاوہ باقی ۲۷ حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں اظہار شفوی کا قاعدہ ہوتا ہے۔ مثلاً:

اَلَمْ تَرَ۔ اَمْثَلُهُمْ

ہمزہ

سُؤال ④⑨: الف اور ہمزہ میں کیا فرق ہے؟

جَواب: الف کو ہمیشہ نرمی سے پڑھا جاتا ہے اور ہمزہ کو جھٹکے سے پڑھا جاتا ہے۔

وقف

سُؤال ۵۰: وقف کا کیا مطلب ہے؟

جَواب: وقف کے معنی آواز اور سانس دونوں کا توڑ دینا۔ جیسے:

رَحِيْمٍ ہ

سکتہ

سُؤال ۵۱: سکتہ سے کیا مراد ہے؟

جَواب: سکتہ کا مطلب ہے کہ سانس جاری رہے اور آواز تھوڑی دیر کے لئے غائب ہو جائے۔ جیسے:

كَلَّا بَلْ سکتۃ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ.

تلاوتِ قرآن کے آداب

1. طہارت۔
2. اخلاص نیت۔
3. پابندی اور التزام۔
4. تجوید و خوش الحانی۔
5. قرآن سننے کا اہتمام۔
6. غور و تدبر۔
7. یکسوئی اور عاجزی۔
8. تعوذ و تسمیہ "سورہ بَرَاءَة" کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

نہیں پڑھنی چاہئے۔

۹ اثر پذیری۔

۱۰ آواز میں اعتدال۔

۱۱ تلاوت کے بعد کی مسنون دُعا:

﴿اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْهُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًی وَّرَحْمَةً ۝ اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِیْ مِنْهُ مَانَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْهُ مَاجَهِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً یَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝﴾

ترجمہ: ”اے اللہ! تو مجھ پر اس قرآن کے صدقے میں رحم فرما، اور اس کو میرا پیشوا، میرے لئے نور و ہدایت اور رحمت بنا دے، اے اللہ! میں اس میں سے جو کچھ بھول جاؤں وہ مجھے یاد کرا دے اور جو کچھ میں نہیں جانتا وہ سکھا دے اور مجھے توفیق دے کہ میں شب کے کچھ حصے میں اور صبح وشام اس کی تلاوت کروں۔ اور اے رب العالمین! تو اس کو میرے حق میں حجت بنا دے۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تلاوت سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔

حقوقِ والدین

حقوقِ والدین سے متعلق آیاتِ قرآنیہ

۱ سورہ بنی اسرائیل۔ ع:۳

”اور تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ بجز اس کے کسی کی عبادت مت کرو،

اور تم ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو، اگر تیرے پاس ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں، سو ان کو کبھی ’’ہوں‘‘ بھی مت کہنا، اور نہ ان کو جھڑکنا، اور ان سے خوب ادب سے بات کرنا، اور ان کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا، اور یوں دعاء کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان دونوں پر رحمت فرما۔ جیسا انہوں نے مجھ کو بچپن میں پالا، پرورش کیا، (اور صرف اس ظاہری توقیر و تعظیم پر اکتفاء مت کرنا، دل میں بھی ان کا ادب اور قصدِ اطاعت رکھنا)، کیونکہ تمہارا رب تمہارے مافی الضمیر کو خوب جانتا ہے، اگر تم سعادت مند ہو تو وہ توبہ کرنے والوں کی خطا معاف کر دیتا ہے۔‘‘

❷ سورہ بقرہ۔ ع:۱۰

’’اور (وہ زمانہ یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے قول و اقرار لیا، کہ (کسی کی) عبادت مت کرنا بجز اللہ کے، اور ماں باپ کی اچھی طرح خدمت گزاری کرنا۔‘‘

❸ سورہ نساء۔ ع:۶

’’اور تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کرو، اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو، اور والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو۔‘‘

❹ سورہ انعام۔ ع:۱۹

’’آپ فرما دیجئے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرمایا ہے، وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کیا کرو۔‘‘

حقوقِ والدین سے متعلق احادیث

❶ ماں باپ ذریعہ جنت یا ذریعہ دوزخ ہیں:

تَرجَمَہ: ”حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! والدین کا ان کی اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: وہ دونوں تیری جنت یا تیری جہنم ہیں۔“

❷ اللہ کی رضامندی ماں باپ کی رضامندی میں ہے:

تَرجَمَہ: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ کی رضامندی ماں باپ کی رضا مندی میں ہے، اور اللہ کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔“

❸ ماں باپ کو نظرِ رحمت سے دیکھنا مقبول حج کے برابر ہے:

تَرجَمَہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کا برتاؤ کرنے والی اولاد جب بھی رحمت کی نظر سے ماں باپ کو دیکھے تو ہر نظر کے عوض اللہ جلّ شانہ اس کے لئے مقبول حج کا ثواب لکھ دیتے ہیں، حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا، اگرچہ روزانہ (۱۰۰) مرتبہ نظر کرے؟ (تب بھی یہی بات ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اللہ بہت بڑا ہے (جو کسی کو دینا چاہے دے سکتا ہے، اسے کوئی روکنے والا نہیں) اور وہ بہت زیادہ پاک ہے (اس کی طرف نقصان اور کمی

کی نسبت کسی طرح درست نہیں)۔‘‘

❹ ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک سے رزق اور عمر دونوں بڑھتے ہیں:

ترجمہ: ’’حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے اور اس کا رزق بڑھائے اس کو چاہیے کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرے، اور (رشتہ داروں) کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔‘‘

❺ ماں باپ کی خدمت نفلی جہاد سے افضل ہے:

ترجمہ: ’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور جہاد میں شریک ہونے کی اجازت مانگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! زندہ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں میں جہاد کر (یعنی ان کی خدمت میں جو محنت اور کوشش اور مال تو خرچ کرے گا یہ بھی ایک طرح جہاد ہوگا) اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واپس جا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا رہ۔‘‘

❻ ماں باپ کے سامنے ہنسنے اور ان کو ہنسانے کی فضیلت:

ترجمہ: ’’حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

والدین کے درمیان تیرا تخت پر سو جانا اس طرح کہ تو ان کو ہنساتا ہوا اور وہ تجھے ہنساتے ہوں اس کام سے افضل ہے کہ تو فی سبیل اللہ تلوار

سے جہاد کرے۔“

والدین کی نافرمانی اور بے ادبی کی وعیدات

❶ والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہوں میں سے ہے:

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بڑے بڑے گناہ یہ ہیں:

① اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا

② والدین کی نافرمانی کرنا

③ کسی جان کو قتل کر دینا (جس کا قتل کرنا شرعاً قاتل کے لئے حلال نہ ہو)

④ جھوٹی قسم کھانا۔“

❷ وہ شخص ذلیل ہو جسے ماں باپ نے جنت میں داخل نہ کرایا:

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) ارشاد فرمایا: ”وہ ذلیل ہو، وہ ذلیل ہو، وہ ذلیل ہو، عرض کیا گیا، کون؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا جس نے اپنے ماں باپ کو یا دونوں میں کسی ایک کو بڑھاپے کے وقت میں پایا پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔“

❸ فرمانبردار اولاد کے لئے جنت اور نافرمان کے لئے دوزخ کے دروازے کھلے ہوئے ہیں:

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے اس حال میں صبح کی کہ وہ اپنے والدین کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہے (یعنی حکمِ شریعت کے مطابق ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرتا ہے) تو اس کو اس حال میں صبح ہوئی کہ اس کے لئے جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہوتے ہیں، اور اگر ماں باپ میں سے ایک موجود ہو اور اس کے بارے میں اللہ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے صبح کی ہو تو اس کو اس حال میں صبح ہوتی ہے کہ اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھلا ہوا ہوتا ہے اور جس شخص کو اس حال میں صبح ہوئی کہ وہ اپنے والدین کے بارے میں اللہ کا نافرمان ہے (یعنی ماں باپ کے حقوق واجبہ کی ادائیگی نہیں کرتا) تو اس کے لئے اس حال میں صبح ہوئی کہ اس کے لئے دوزخ کے دروازے کھلے ہوئے ہوتے ہیں، اور اگر ماں باپ میں سے ایک موجود ہو اور اس کے بارے میں اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے صبح کی ہو تو اس کے لئے دوزخ کا ایک دروازہ کھلا ہوا ہوتا ہے، ایک شخص نے سوال کیا کہ اگرچہ ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو، (تب بھی یہی حکم ہے؟) اس کے جواب میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (تین بار فرمایا) اگرچہ ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو، اگرچہ ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو، اگرچہ ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو۔"

۴ ماں باپ کی طرف گھور کر دیکھنا بھی ان کے ستانے میں شامل ہے:

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اس شخص نے اپنے والد کے ساتھ حسن سلوک نہیں کیا جس نے والد کو تیز نظر سے دیکھا۔"

❺ ماں باپ کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے:

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے، حاضرین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں (اس کی صورت یہ ہے کہ) کسی دوسرے کے باپ کو گالی دے تو وہ پلٹ کر گالی دینے والے کے باپ کو گالی دیدے، اور کسی دوسرے شخص کی ماں کو گالی دے تو وہ پلٹ کر گالی دینے والے کی ماں کو گالی دے۔“

❻ ماں باپ کو ستانے کی سزا دنیا میں مل جاتی ہے:

ترجمہ: ”حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ماں باپ کے ستانے کے علاوہ تمام گناہ ایسے ہیں جن میں سے اللہ تعالیٰ شانہ جس کو چاہتے ہیں معاف فرما دیتے ہیں اور ماں باپ کو ستانے کا گناہ ایسا ہے کہ اس گناہ کے کرنے والے کو اللہ جلّ شانہ موت سے پہلے دنیا والی ہی زندگی میں سزا دے دیتے ہیں۔“

❼ ماں باپ کو ستانے والا جنت میں داخل نہ ہوگا:

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

احسان جتانے والا اور (ماں باپ) کو ستانے والا اور شراب کی عادت رکھنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔“

ماں باپ کی موت کے بعد حسن سلوک اور ادائیگی حقوق کا اہتمام کس طرح کیا جائے؟

❶ ماں باپ کے لئے دعا کرنا:

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے سب اعمال ختم ہوجاتے ہیں، لیکن تین چیزوں کا نفع پہنچتا رہتا ہے:

① صدقہ جاریہ
② ایسا علم جس سے لوگ نفع حاصل کرتے ہوں
③ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی ہو۔“

❷ ماں باپ کے لئے دعائے مغفرت کرنے سے ان کے درجات بلند ہوتے ہیں:

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ اللہ جلّ شانہٗ جنت میں نیک بندہ کا درجہ بلند فرمادیتے ہیں، وہ عرض کرتا ہے کہ اے رب! یہ درجہ مجھے کہاں سے ملا ہے؟ اللہ جلّ شانہ کا ارشاد ہوتا ہے کہ تیری اولاد نے جو تیرے لئے مغفرت کی دعا کی، یہ اس کی وجہ سے ہے۔“

❸ ماں باپ کی طرف سے صدقہ کرنا:

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم! بے شک میری والدہ کی وفات ہوگئی ہے اور اس نے (صدقہ و خیرات کی) وصیت نہیں کی، اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کردوں تو کیا اس کو نفع ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔"

۴ ماں باپ کی طرف سے حج یا عمرہ کرنا:

ترجمہ: "حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بلاشبہ میرے والد بہت بوڑھے آدمی ہیں، جو حج یا عمرہ کرنے کی طاقت اور قوت نہیں رکھتے، اور نہ سفر کر سکتے ہیں، اگر میں ان کی جانب سے حج کرلوں تو اس بارے میں کیا ارشاد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم اپنے باپ کی طرف سے حج کرو اور عمرہ کرو۔"

بزرگوں کا ادب اور احترام

بزرگ یا بڑے سے ہر وہ شخص مراد ہے جو آپ سے عمر، علم، دین و تقویٰ، عزت و شرافت، یا قدر و منزلت میں بڑا ہو۔ ایسے تمام افراد کا ادب اور احترام اسلام میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص بڑے کی قدر و اکرام نہ کرے وہ مسلمانوں میں سے نہیں۔"

(ابوداؤد و ترمذی)

بزرگوں کے اکرام میں یہ شامل ہے کہ ان سے مشورہ لیا جائے۔ مجلس میں انہیں

آگے بڑھایا جائے، ضیافت یا مہمان داری میں ان سے ابتدا کی جائے، امامت کے لئے بڑے کو آگے کیا جائے۔

اساتذہ کرام کا شمار بھی بزرگوں میں ہوتا ہے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں ہدایات دی ہیں، اور ایسے شخص کو جو استاد اور علماء کا حق یا رائٹ (Right) نہ پہچانے، اسے اپنی جماعت سے خارج قرار دیا ہے۔(احمد وطبرانی)

اور اہلِ علم کے احترم نہ کرنے کو منافق کی علامت قرار دیا ہے۔(طبرانی)

لہٰذا ہمیں ہمیشہ اپنے اساتذہ سے ادب واحترام سے بات کرنی چاہیئے، ان کے فضل ومرتبہ کا دل و جان سے اعتراف کرنا چاہیئے اور ان کے لئے دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ اپنی غلطی کی صورت میں استاد سے معذرت یا معافی طلب کر لینی چاہیے، دورانِ تعلیم ہمہ تن گوش ہوکر استاد کی بات کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے۔



حرفِ آخر

اس پوری کتاب میں جو عنوانات بیان کیے گئے ہیں ان کا مقصد خود کو انفرادی طور پر اپنے معاملات کو عین اللہ کے احکامات کے مطابق ڈھالنا ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہم خود کو منکرات اور گناہوں سے بچائیں اور جو بھی عمل کریں خالصتاً اللہ کی خوشنودی کے لئے کریں۔

روزمرہ کی زندگی کے چند برے اعمال جن کو ہم اہمیت ہی نہیں دیتے مثلاً ٹی وی دیکھنا، گانے سننا، تصویریں کھنچوانا، مردوں کی وضع اختیار کرنا، بے پردہ رہنا، بلاعذر نمازیں قضا کرنا، جھوٹ بولنا، چوری کرنا، غیبت کرنا، چغلی کرنا، تہمت لگانا، بدگمانی کرنا، چھوٹے اور بڑوں کی دل آزاری کرنا، بلا اجازت کسی کی چیز استعمال کرنا، امانت میں خیانت کرنا، کسی کا عیب تلاش کرنا، کھانے کو برا کہنا، کسی مسلمان کو کافر کہنا، جھوٹی قسم کھانا، کسی سے مسخرا پن کر کے اس کو بے حرمت کرنا وغیرہ وغیرہ --- یہ اعمال ہماری عبادتوں کو ضائع کر دیتے ہیں۔

لہٰذا روزانہ رات کو سونے سے پہلے ہمیں استغفار کرنا چاہیئے اور اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ آج ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا؟؟ جہاں تک ممکن ہو، محاسبہ کے بعد تمام گناہوں سے بچنے اور ان کو چھوڑ دینے کا پختہ عزم کرنا چاہیئے۔

محاسبہ کے لئے چند (Points) پیش کیے جا رہے ہیں۔ یاد رکھیئے۔

"ابھی وقت ہے۔"

"حشر کی ندامت بہت بڑی ندامت ہے۔"



اپنا محاسبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

”حَاسِبُوْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا.“ (الحدیث)

ترجمہ: ”تم اپنا محاسبہ خود کرو اس سے پہلے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔“

آج کے دن......

* کیا میں نے فرض نمازیں مقررہ اوقات میں ادا کیں؟
* کیا میں نے قرآن پڑھا؟ اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کی؟
* آج مجھ سے اپنے رب کی کتنی نافرمانیاں ہوئیں؟ ان پر توبہ کی یا نہیں؟
* کیا میں نے ہر کام کرتے وقت اپنی نیت کو اللہ کے لئے خالص کیا؟
* آج میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی احادیث یا سنتوں پر عمل کیا؟
* کیا میں نے والدین کے حقوق ادا کیے؟
* آج میں نے کس پر تہمت لگائی اور کس کی غیبت کی؟
* کیا میں نے اپنی کوتاہی پر اللہ کے کسی بندے یا بندی سے معافی مانگی؟
* میں نے اپنی قبر کو یاد کیا؟
* کیا میرا آج کل سے بہتر تھا؟

